Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2012

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 61

ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر قادیان
The Weekly BADR Qadian

شمارہ 14

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
40 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 45 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

12 جمادی الاوّل 1433 ہجری قمری ۔ 5 شہادت 1391 ہش ۔ 5 اپریل 2012ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

آپ کو ہمیشہ خلافت اور نظام جماعت کی آواز پر لبیک کہنا چاہیئے اس کی خاطر ہر قربانی کیلئے ہر وقت تیار رہنا چاہیئے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا لجنہ اماء اللہ کیرالہ (بھارت) کے اجلاس سے روح پرور خطاب فرمودہ 26 نومبر 2008ء

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ
وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۔

مجھے اس بات کی بڑی خوشی ہے کہ آج اللہ تعالیٰ نے توفیق دی کہ لجنہ اماء اللہ کالیکٹ یا ہندوستان کے اس علاقہ کی جو جنوبی علاقہ ہے اس کی لجنہ سے براہ راست کچھ باتیں کروں۔

آپ جو لجنہ اماء اللہ کہلاتی ہیں۔ بہت ساری ممبرات جو ہیں انہوں نے کبھی سوچا بھی نہیں ہوگا، اس پر غور نہیں کیا ہوگا کہ لجنہ اماء اللہ جو آپ کا نام رکھا گیا ہے یہ بڑا سوچ بچار کر، بڑا اہم نام ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی باندیاں، اللہ تعالیٰ کی خدمت گزار، اللہ کے دین کا کام کرنے والیاں۔ پس آپ وہ باندی اور لونڈی ہیں جو زبردستی لونڈی نہیں بنائی گئی جس طرح غلام بنائے جاتے ہیں۔ بلکہ آپ نے اس زمانہ کے امام کی بیعت کر کے اپنے آپ کو اس کام کے لئے پیش کیا کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کی راہوں پر چلنے والی بنیں گی۔ اور اس کے احکامات پر عمل کرنے والی بنیں گی اور اس کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہیں گی۔ یہ آپ اپنے عہد میں دوہراتی ہیں کہ ہم اپنی خوشی سے دین کی خاطر، جماعت کی خاطر ہر قربانی کے لئے مال، وقت اور جان کی قربانی کے لئے تیار رہیں گی۔

اسی طرح ناصرات الاحمدیہ ہیں۔ ناصرات الاحمدیہ کا مطلب یہ ہے کہ احمدیت کی خدمت کرنے والیاں، مدد کرنے والیاں، اس کے دین کے کاموں کو آگے بڑھانے والیاں، اللہ تعالیٰ کے دین کو دنیا میں پھیلانے والیاں۔ پس آپ لوگ جو ناصرات ہیں خاص طور پر جو بڑے معیار کی ناصرات ہیں، 12 سے 15 سال تک کی یہ عقلمند ہوتی ہیں، شعور پیدا ہو جاتا ہے۔ آپ کو اپنے آپ کو خاص طور پر اس چیز کے لئے تیار کرنا ہے کہ آپ کا ہر کام، آپ کا ہر فعل خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا ہو اور جماعت احمدیہ کے لئے باعث فخر ہو اور آپ ہمیشہ خدمت گاروں میں اور مددگاروں میں شمار کی جانے والی ہوں۔

پس چاہے آپ لجنہ اماء اللہ کی ممبرات ہیں، چاہے ناصرات الاحمدیہ کی ممبرات ہیں دونوں پر بہت اہم ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں جن کو آپ نے نبھانا ہے۔ پس اس بات کو آپ کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اللہ تعالیٰ نے خاص موقع پر عورتوں کی بیعت کا حکم دیا۔ ایک دو شرائط کا مَیں ذکر کر دیتا ہوں۔ فرمایا: اَنۡ لَّا یُشۡرِکۡنَ بِاللّٰہِ شَیۡئًا (الممتحنہ:13) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی۔ پھر فرمایا: وَلَا یَعۡصِیۡنَکَ فِیۡ مَعۡرُوۡفٍ (الممتحنہ:13) کہ معروف باتوں میں تیری نافرمانی نہیں کریں گی۔ پس یہ باتیں بہت اہم باتیں ہیں۔ اگر آپ ان چیزوں کو، ان باتوں کو پلّے باندھ لیں گی تو یقینا آپ حقیقی لجنہ اماء اللہ اور حقیقی ناصرات کہلانے والی ہوں گی۔

اگر آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شرائط بیعت پر غور کریں تو یہ باتیں وہاں بھی آپ کو نظر آئیں گی۔ انہی شرائط پر آپ نے احمدیت قبول کی ہوئی ہے۔ اس لئے بہت غور کا مقام ہے۔

جب آپ شرک نہ کرنے کا عہد کرتی ہیں، اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں کسی کو نہ لانے کا عہد کرتی ہیں تو اس وقت یہ آپ کو خیال آئے گا کہ اس کے مقابلے پر اس کو کسی طرح مَیں حاصل کر سکتی ہوں۔ اور وہ تبھی حاصل ہو سکتا ہے جب آپ اپنی نمازوں اور عبادتوں کی طرف توجہ دینے والی ہوں گی اور نمازوں کے مقابلے پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کے مقابلے پر کسی چیز کو بھی اس سے مقدم نہیں ٹھہرائیں گی۔

نماز کا حکم ایک بنیادی حکم ہے جو ہر مسلمان پر ہر بالغ مسلمان پر فرض ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب دس سال کے بچے ہو جائیں تو ان پر سختی کرو کہ وہ نماز پڑھیں۔ اور لڑکوں کو باجماعت نماز پڑھنے کی عادت ڈالو۔ اور اسی طرح عورتوں اور بچیوں کو نماز پڑھنے کی عادت ڈالو۔ سوائے چند شرعی عذرات کے جن میں عورتوں کو نماز نہ پڑھنے کی اجازت ہے ہمیشہ نماز کی پابندی کرنی چاہئے۔ اگر آپ اس بات کی پابندی کرنے والی ہوں گی، اپنی عبادتوں کی اور اپنی نمازوں کی صحیح طرح حفاظت کرنے والی ہوں گی تو یہی چیز ہے جو پھر اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتے ہوئے آپ کی اولاد کی بھی صحیح تربیت ہوگی۔ یہاں جو فرمایا وَلَا یَقۡتُلۡنَ اَوۡلَادَھُنَّ (الممتحنہ:13) اب ایسے کوئی ماں تو اپنے بچے کو قتل نہیں کرتی۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ اپنی حالتیں ایسی بناؤ اور اپنے بچوں کی تربیت ایسی کرو کہ وہ اللہ کے دین پر قائم ہو جائیں اور اللہ کی طرف جھکنے والے ہوں اور اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے ہوں اور نیک اعمال بجالانے والے ہوں تاکہ ہمیشہ وہ اس

(باقی صفحہ 12 پر ملاحظہ فرمائیں)

121 واں جلسہ سالانہ قادیان
بتاریخ 29-30 اور 31 دسمبر 2012ء

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 121 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے مورخہ 29-30 اور 31 دسمبر 2012ء (بروز ہفتہ، اتوار اور سوموار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے خود بھی اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں اور دیگر احباب جماعت اور زیر تبلیغ دوستوں کو بھی اس جلسہ میں شامل کرنے کی پرزور تحریک کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ہفت روزہ بدر قادیان | اداریہ | 5 اپریل 2012

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کے خوشہ چیں

قسط: اوّل

قرآن مجید ذوالوجوہ ذوالمعارف اور غیر محدود حقائق و معارف پر مشتمل وہ عظیم کتاب ہے جس کی ہر آیت کے نیچے اولین اور آخرین دونوں کے لئے نہ ختم ہونے والے بے بہا لعل و جواہر موجود ہیں۔ قرآن مجید کی ایک ایک آیت کے کئی بطن ہیں اور کئی مطالب و تفاسیر یہ بطن زمانہ کے حالات کے مطابق مطہر و مقدس لوگوں کے ذریعہ 1400 سالوں سے وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہے ہیں اور ہوتے چلے جائیں گے۔ انشاء اللہ۔

اللہ تعالیٰ خاتم الکتب قرآن مجید کی سورۃ آل عمران آیت 124 میں فرمایا ہے کہ:

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۔

یعنی اور یقیناً اللہ بدر میں تمہاری نصرت کر چکا ہے جبکہ تم کمزور تھے۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تا کہ تم شکر کر سکو۔ اس آیت مبارکہ میں ''بدر'' کے لفظ میں عظیم الشان حکمت اور پر معارف پیشگوئی کا اظہار کیا گیا ہے۔ عربی کی مستند لغت ''لسان العرب' کی رو سے بدر چودھویں رات کے چاند اور قوم کے سردار کو بھی کہتے ہیں اور الغلام المبادر (بھرپور جوان) کو بھی۔ اسی طرح اقرب الموارد میں درج ہے کہ بدر مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ایک چشمہ والے مقام کا نام بھی ہے۔

چنانچہ اس آیت مبارکہ کا اولین مصداق سرور کائنات فخر موجودات خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے عہد مبارک کا بے مثال معرکہ بدر کا نشانِ الٰہی 14 مارچ 624ء کو ظاہر ہوا۔ جنگ بدر آسمانی فرشتوں کے نزول۔ آنحضرتؐ کی قبولیت دُعا کے عظیم نمونہ کی جیتی جاگتی تصویر ہے۔ یہ جنگ خدا کی تائید و نصرت کا ایک بے مثال نمونہ ہے۔ اس جنگ میں مَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى (سورۃ الانفال: ۱۸) کا غیر معمولی فنا فی اللہ کا عظیم نمونہ نظر آیا۔

اس آیت کی تصویر کا ایک رُخ تو اولین کے ساتھ مخصوص تھا مگر اس آیت کا دوبارہ ظہور آنحضرت ﷺ کی بعثت ثانیہ کے ساتھ بھی ہے اور آنحضرت ﷺ کی بعثت ثانیہ کا واضح ارشاد ربانی **وآخرین منھم** (سورۃ الجمعہ آیت ۳) میں بتایا گیا ہے اس بعثت ثانیہ میں بنی نوع انسان آنحضرت ﷺ کو بطور مزکی اعظم اور معلم کتاب و حکمت کے جلوے بکھیرتے مشاہدہ کریں گے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے اس آیت مبارکہ کی ایک دوسری تفسیر بھی بیان فرمائی ہے جو آپ کی زبان مبارک سے ظاہر ہوئی اور ممتاز عالم دین علامہ جلال الدین عبدالرحمن السیوطی نے اپنی کتاب الجامع الصغیر صفحہ 96 مطبع المکتبہ الاسلامیہ سمندری ضلع فیصل آباد میں درج کیا ہے۔ آپ کا ارشاد مبارک ہے۔

كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا كُنْتُمْ مِنْ دِيْنِكُمْ فِيْ مِثْلِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَا يُبْصِرُهٗ مِنْكُمْ اِلَّا الْبَصِيْرُ"۔

یعنی۔ اے مسلمانوں تمہارا کیا حال ہوگا جب تم اپنے دین کے اعتبار سے چاند کی مانند ہوگے۔ یہ چاند اگرچہ بدر یعنی چودھویں رات کا ہوگا مگر اس کو صاحب بصیرت ہی دیکھ سکیں گے۔

یہ حدیث آنحضرت ﷺ کی روحانی اور کشفی قوت کا شاہکار ہے اس میں آیت وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ کی روشنی میں خبر دی گئی ہے کہ ایک زمانہ میں جب کہ اُمت مسلمہ کا دینی زوال انتہا تک پہنچ جائے گا خدا تعالیٰ ان کی نصرت و اعانت کیلئے سامان پیدا کرے گا اور چودھویں کا چاند طلوع ہوگا مگر اُسے صرف صاحب بصیرت ہی دیکھ سکیں گے۔

خاتم المرسلین آنحضرت ﷺ کی اس عظیم پیشگوئی کے مطابق آفتاب محمدیت سے فیض یاب ہو کر حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کا ظہور ہوا۔ آپ قادیان پنجاب کی سرزمین میں 14 شوال 1250ھ بمطابق 13 فروری 1835ء کو پیدا ہوئے۔ آپؑ نے اسلام کی تائید و نصرت اور دفاع کیلئے وہ عظیم الشان کارنامے انجام دیئے کہ رہتی دنیا تک حقیقی مسلمان آپ کے گراں بار احسانوں کے ممنون رہیں گے۔

آپ نے 23 مارچ 1889ء کو اذن الٰہی سے جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی اور اگلے سال 1890 کو مسلمانوں کو آسمانی بشارت کی خبر دیتے ہوئے فرمایا:

''اے مسلمانو! اگر تم سچے دل سے حضرت خداوند تعالیٰ اور اس کے مقدس رسول پر ایمان رکھتے ہو اور نصرت الٰہی کے منتظر ہو تو یقیناً سمجھو کہ نصرت کا وقت آگیا اور یہ کاروبار انسان کی طرف سے نہیں۔۔۔ کیا تم صبح کی رات کو جو ظلمت کی آخری رات ہے دیکھ کر حکم نہیں کرتے کہ کل نیا چاند نکلنے والا ہے۔''

(ازالہ اوہام حصہ اوّل صفحہ 5-4 روحانی خزائن جلد نمبر 3 صفحہ 104-105)

آپؑ کی بعثت کے ذریعہ تاریخ اسلام کا ایک نیا انقلابی دور شروع ہو گیا۔ اسلام مدافعانہ حالت سے نکل کر اپنی چمکار اور صداقت کے دلائل نیرہ چڑھانے لگا۔ آپؑ نے اعلان فرمایا کہ:۔

''تیرہ سو برس کے بعد پھر آنحضرتؐ کے معجزات کا دروازہ کھل گیا''۔

(ایام الصلح صفحہ 71 روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 305)

آپؑ کے ذریعہ اسلام کی روحانی علمی ہر رنگ کی تائید و نصرت کا ظہور ہوا۔ ایک طرف آپ نے اپنی قوت قدسیہ کے ذریعہ جو آپؑ نے اپنے آقا حضرت محمد ﷺ سے حاصل کی۔ ہزاروں لاکھوں مردے زندہ کئے تو دوسری طرف اپنے قلم کے ذریعہ وہ روحانیت کے موتی بکھیرے کہ ایک عالم اسلام کی سچائی کا اقراری ہوا۔ آپؑ نے فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کا نام سلطان القلم اور میرے قلم کو ذوالفقار علی فرمایا''۔

(بحوالہ ملفوظات جلد اوّل صفحہ 151 ایڈیشن 2003)

حضرت مسیح موعودؑ کے فکر انگیز لٹریچر میں اسلامی علوم کے مختلف شعبوں خصوصاً تفسیر، حدیث، فقہ، کلام، تاریخ، تمدن، معاشیات، لغت، علم التعبیر الرؤیا، سائنس فلسفہ، طبقات الارض، سیاست اخلاقیات وغیرہ شعبوں پر سیر کن روشنی ڈالی گئی ہے۔ آپ نے خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت و الہام اور آسمانی بصیرت سے جو صحیح اسلامی نظریات پیش فرمائے۔ وہ رفتہ رفتہ دنیائے اسلام میں مقبول و معروف ہوئے اور آج تک بھی حقیقی دانشور انہیں کی طرف واپس لوٹ رہے ہیں اور انہیں قبول کر رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ نے ''نسخ فی القرآن'' کے مسئلہ کو حل فرمایا۔ آپ نے یاجوج ماجوج کی حقیقی تفسیر سے اُمت کو روشناس کروایا۔ قرآن و سائنس میں مطابقت کا عظیم نکتہ فرمایا۔ ان سب سے بڑھ کر آپ نے خدا تعالیٰ کے وجود و صفات سے تمام عالم کو متعارف کروایا۔ آپ نے اعلان کیا کہ ''اسلام اس وقت موسیٰ کا طور ہے جہاں خدا بول رہا ہے''۔ (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ 62)

نیز فرمایا

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جسے چاہے کلیم
اب بھی اس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

آپ کے اس نظریہ کی عکاسی علامہ اقبال کا مندرجہ ذیل شعر کرتا ہے۔

مثل کلیم ہو اگر معرکہ آزما کوئی
اب بھی درخت طور سے آتی ہے بانگ لا تخف

(بالِ جبریل)

آپؑ کے ذریعہ ختم نبوت کی حقیقی تشریح سے دنیا از سر نو متعارف ہوئی۔ آپ نے اس بات کا اعلان کیا کہ

''ہمیں اللہ تعالیٰ نے وہ نبی دیا جو خاتم المرسلین، خاتم العارفین اور خاتم النبیین ہے اور اس طرح وہ کتاب اُس پر نازل کی جو جامع الکتب اور خاتم الکتب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو خاتم النبیین ہیں اور آپؐ پر نبوت ختم ہوگئی۔ تو یہ نبوت اس طرح پر ختم نہیں ہوئی جیسے کوئی گلا گھونٹ کر ختم کر دے۔ ایسا ختم قابل فخر نہیں ہوتا، بلکہ رسول اللہ ﷺ پر نبوت ختم ہونے سے یہ مراد ہے کہ طبعی طور پر آپؐ پر کمالات نبوت ختم ہو گئے یعنی وہ تمام کمالاتِ متفرقہ جو آدمؑ سے لیکر مسیح ابن مریمؑ تک نبیوں کو دیئے گئے تھے کسی کو کوئی اور کسی کو کوئی۔ وہ سب کے سب آنحضرت ﷺ میں جمع کر دیئے گئے اور اس طرح پر طبعاً آپؐ خاتم النبیین ٹھہرے اور ایسا ہی وہ جمیع تعلیمات، وصایا اور معارف جو مختلف کتابوں میں چلے آتے ہیں۔ وہ قرآن شریف پر آکر ختم ہو گئے اور قرآن شریف خاتم الکُتب ٹھہرا۔ (بحوالہ ملفوظات جلد 1 صفحہ 227 ایڈیشن 2003)

اسی طرح آپ پھر ختم نبوت کے فیض کو اُمت محمدیہؐ میں جاری ہونے کے سلسلہ میں بیان فرماتے ہیں کہ:

''کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزت و قرب کا بجز کامل متابعت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل نہیں کر سکتے۔ ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلی اور طفیلی طور پر ملتا ہے۔ (ازالہ اوہام صفحہ 132)

پھر آپ فرماتے ہیں۔

''یہ شرف مجھے محض آنحضرت ﷺ کی پیروی سے حاصل ہوا ہے۔ اگر میں آنحضرت ﷺ کی اُمت نہ ہوتا اور آپؐ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ نہ پاتا کیونکہ اب بجز محمدیؐ نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے اُمتی ہو پس اس بنا پر میں اُمتی بھی ہوں اور نبی بھی''۔ (تجلیات الٰہیہ صفحہ 24)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آسمانی وحی کی تائید سے ختم نبوت کی جو حقیقت پر مبنی تشریح فرمائی وہی سچی تشریح ہے۔ آپ کی یہ تشریح اُمت کے بزرگان کے اقوال سے بھی تائید یافتہ ہے۔ آپ کی ختم نبوت کی شان کو بڑھانے والی تشریح کا عکس ہمیں مولانا وحید الدین خان صاحب کی تحریر میں بھی نظر آتا ہے۔ مولانا وحید الدین خان صاحب لکھتے ہیں۔

''قرآن میں چار قابل انعام گروہوں کا ذکر آیا ہے مع الذین والصالحین 69:4) اس آیت میں انبیاء سے مراد پیغمبر ہیں اور صدیقین سے مراد اصحاب پیغمبر اور شھداء سے مراد دعاۃ کا گروہ ہے۔ صالحین سے مراد وہ افراد ہیں جن کیلئے قرآن میں دوسری جگہ مقتصد (35:32) کا لفظ آیا ہے۔ پھر میں نے کہا کہ معرفت کے تمام درجات اپنی نوعیت کے اعتبار سے آج بھی پوری طرح کھلے ہوئے ہیں۔''

(بحوالہ ماہانہ الرسالہ اکتوبر 2010 صفحہ 14-15 نئی دہلی)

انشاء اللہ دوسری قسط میں نظریہ جہاد کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام سے فیض حاصل کرنے والے علمائے کرام میں سے بعض کے حوالہ جات پیش کریں گے۔ (شیخ مجاہد احمد شاستری)

خطبہ جمعہ

معروف رشین احمدی مسلمان مکرم راویل بخارایف صاحب کی وفات پر مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ

گو یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر روس میں ایمان لانے والے ابتدائی مٹھی بھر ذرّوں میں سے ایک ذرّہ تھے لیکن اپنے علم و عرفان، اخلاص و وفا، بےنفسی، خلافت سے بےانتہا تعلق، عاجزی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو روس میں پہنچانے کی تڑپ کے لحاظ سے ایک روشن ستارہ تھے جس نے بہتوں کی رہنمائی کا کام کیا اور انشاء اللہ تعالیٰ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام کے پورا ہونے پر احمدیت روس میں ریت کے ذروں کی طرح پھیلے گی تو تاریخ انشاء اللہ تعالیٰ، راویل بخاری صاحب کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھے گی۔ انشاء اللہ

راویل صاحب اگرچہ بہت سی خوبیوں اور صفات کے مالک تھے لیکن ان کی کچھ خوبیاں جو ان کو دوسروں سے ممتاز کرتی ہیں وہ یہ تھیں کہ وہ ایک نہایت عاجز اور منکسر المزاج انسان تھے، جن کو خلافت سے محبت اور عشق تھا۔ راویل صاحب خود بھی ایک بہت اچھے شاعر تھے۔ بہت اچھے ادیب تھے۔ جرنلسٹ تھے۔

مکرم صاحبزادہ داؤد احمد صاحب ابن مکرم صاحبزادہ محمد شفیع صاحب سرائے نورنگ ضلع بنوں کی شہادت، مکرم مرزا نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور اور مکرمہ رابعہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب (انڈیا) کی وفات اور مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 27؍جنوری 2012ء بمطابق 27؍صلح 1391 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ مورڈن۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

ایک روایت میں آتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتٰكُمْ۔ اپنے وفات پا جانے والوں کی خوبیوں کا ذکر کرو۔ اور پھر اسی میں آگے فرمایا کہ اُن کی برائیاں بیان نہ کیا کرو۔ (سنن الترمذی کتاب الجنائز باب 34 حدیث 1019)

ہر انسان میں اچھائیاں بھی ہوتی ہیں اور کمزوریاں بھی ہوتی ہیں لیکن وفات کے بعد کیونکہ انسان کا تعلق اس دنیا سے کٹ جاتا ہے اس لئے اب اس دنیا میں کسی کی کمزوریوں اور برائیوں کا ذکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہاں اُس کی خوبیوں، اُس کی نیکیوں کو ضرور بیان کرنا چاہئے، اُن کا ضرور ذکر ہونا چاہئے۔ اس سے ایک تو نیکیوں کی تحریک پیدا ہوتی ہے اور دوسرے جب مرنے والے کی نیکیوں کا ذکر ہو رہا ہو تو وفات شدہ کی مغفرت کے لئے دعا بھی نکلتی ہے۔ اور اُس کی مغفرت کے سامان ہوتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ اچھائیاں اور کمزوریاں ہر ایک میں پائی جاتی ہیں۔ یہ انسانی فطرت ہے کبھی نیکیوں کی طرف زیادہ مائل ہوتا ہے، کبھی بعض کمزوریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ لیکن بعض انسان ایسے ہوتے ہیں جن کی خوبیاں اور نیکیاں ایسی چمک رہی ہوتی ہیں کہ بشری کمزوریوں کو بالکل نظروں سے اوجھل کر دیتی ہیں۔ اُن کی نیکیاں اس طرح وسیع تر اور پھیلی ہوئی ہوتی ہیں کہ کمزوریاں اُن کے پیچھے چھپ جاتی ہیں اور بڑے خوش قسمت ہوتے ہیں ایسے لوگ کہ جن کی نیکیاں، جن کی خوبیاں ہر جاننے والے کی زبان پر ہوتی ہیں۔ اور ایک حدیث کے مطابق جب ایسی صورت ہو تو ایسے شخص پر جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (صحیح بخاری کتاب الجنائز باب ثناء الناس علی المیت حدیث 1367)

آج میں ایک ایسے شخص کا ذکر کروں گا جس کا ہر جاننے والا اُن کی خوبیوں کے بیان میں رطب اللسان تھا۔ ایک ایسا شخص جو پاکستانی یا ہندوستانی احمدی نہیں تھا۔ کسی صحابی کی اولاد یا پیدائشی احمدی نہیں تھا۔ لمبے عرصے کی بچپن سے لے کر جوانی تک اور پھر بڑھاپے تک خلفاء کے زیرِ اثر یا جماعت کے زیرِ سایہ اُس کی تربیت نہیں تھی۔ چند سال پہلے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آیا اور بہتوں کو پیچھے چھوڑ گیا۔ یہ ہمارے بھائی مکرم راویل بخاری صاحب تھے جو رشین تھے۔ جن کی وفات 24؍جنوری کو ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ گو یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر روس میں ایمان لانے والے ابتدائی مٹھی بھر ذرّوں میں سے ایک ذرّہ تھے لیکن اپنے علم و عرفان، اخلاص و وفا، بےنفسی، خلافت سے بےانتہا تعلق، عاجزی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو روس میں پہنچانے کی تڑپ کے لحاظ سے ایک روشن ستارہ تھے جس نے بہتوں کی رہنمائی کا کام کیا اور انشاء اللہ تعالیٰ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام کے پورا ہونے پر احمدیت روس میں ریت کے ذروں کی طرح پھیلے گی تو تاریخ انشاء اللہ تعالیٰ ان کی خدمات کو، راویل بخاری صاحب کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھے گی، انشاء اللہ۔

اس وقت میں مکرم راویل صاحب مرحوم کا کچھ مزید ذکر کرتا ہوں۔ راویل صاحب جماعتی خدمات تو اُس وقت بھی بےانتہا کرتے تھے اور انہوں نے کی ہیں جب ابھی وہ احمدیت سے متعارف ہوئے تھے اور احمدی نہیں تھے۔ اُس وقت بھی انہوں نے ترجمے کے کام کئے ہیں۔ پھر یہاں بی بی سی میں رشین پروگراموں میں ملازمت کرتے رہے۔ وہاں سے فراغت حاصل کی ہے تو پھر اپنے آپ کو مکمل طور پر وقف کر دیا۔ ایسے لگتا تھا کہ رات دن ایک ہی تڑپ ہے کہ کسی طرح مَیں اپنا کوئی بھی لمحہ احمدیت کی خدمت کے بغیر نہ گزاروں۔ ہر لمحہ میرا احمدیت کی خدمت کی طرف ہو۔ وفات والے دن بھی اس خدمت کے جذبہ سے ہی مامور تھے اور ایم ٹی اے کے لئے ایک پروگرام بنانے کے لئے ایک میٹنگ میں آنے کے لئے تیاری کر رہے تھے۔ اس تیاری کے دوران میں ہی اُن کا فون آیا کہ اُن کی طبیعت خراب ہو گئی ہے اس لئے وہ نہیں آ سکیں گے۔ اُنہیں بڑا سخت ہارٹ اٹیک ہوا، جو جان لیوا ثابت ہوا اور اس طرح وفات ہوئی۔ وفات کے وقت ان کی عمر اکسٹھ سال تھی۔ آپ کے لواحقین میں ایک اہلیہ ہیں اور اپنی اولاد نہیں تھی۔ اہلیہ کا پہلے ایک بیٹا تھا جو وفات پا چکا ہے۔

جماعت سے راویل صاحب کا تعارف 1990ء کے آغاز میں کلیم خاور صاحب کے ذریعے سے ہوا تھا۔ یہ تاتار قوم پر تحقیق کے سلسلے میں لندن آئے تو یہیں ان کا رابطہ ہوا۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ سے ملاقاتوں کے نتیجے میں احمدیت میں داخل ہوئے۔ راویل صاحب ایک جگہ خود بیان کرتے ہیں کہ اگرچہ میں پیدائشی مسلمان ہوں لیکن دہریہ معاشرہ کے باعث 1989ء تک اسلام کے بارے میں علم نہ ہونے

کے برابر تھا۔جس معاشرے میں میری پرورش ہوئی اُس زمانے میں اسلام اور ہماری مادری زبان تاتاری پر مکمل پابندی تھی۔ تاتاری زبان بولنے پر بھی پابندی تھی۔ تاتاری زبان تدریسی نصاب سے بھی نکال دی گئی تھی۔لیکن تاتاریوں میں اسلامی اثر قائم تھا۔ چاہے وہ پارٹی ورکر ہوں یا سکول کے اساتذہ ہوں ہر کام سے پہلے بسم اللہ ضرور کہتے تھے۔ تاتاری ثقافت جو کہ ایک ہزار سال پرانی ہے۔اس پر ہمیشہ سے اسلام کا اثر رہا ہے۔اس لئے دہریت کا جو زور میرے والدین کے زمانے میں تھا، میری پرورش کے دوران وہ قدرے کم تھا۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں چھپا ہوا مسلمان تھا جسے ہمیشہ خیال رہتا ہے کہ وہ کسی طرح موقع پا کر مسجد جائے اور نمازیں ادا کرے۔ ایسا بالکل نہ تھا۔ مَیں ایک طالبعلم تھا۔ مَیں نوجوان تھا اور اس معاشرے کے مطابق جو بات میرے ذہن میں آتی وہ کرتا تھا۔

پھر کہتے ہیں کہ 1989ء میں حالات بہتر ہوئے۔ مذہب سمیت ہر قسم کی آزادی ملنا شروع ہوئی لیکن سچے مذہب تک پہنچنے کے لئے میں یہ جانتا تھا کہ مذہب کا عرفان صرف عقلی دلائل کی بنا پر حاصل نہیں ہوسکتا۔ ایمان کی نعمت خدا خود عطا کرتا ہے۔ مَیں ایک کشمکش و پیچ میں مبتلا تھا۔ عقلی طور پر مَیں سمجھ چکا تھا کہ یہ صرف اور صرف اسلام ہی ہے جو کہ بہترین تعلیم دیتا ہے لیکن اس کے باوجود میری روح بالکل خالی تھی اور واحد چیز جس نے مجھے ان شکوک و شبہات سے نجات دلائی وہ چند افراد تھے جو مجھے لندن میں ملے، جنہیں اب میں سچا اور حقیقی مسلمان سمجھتا ہوں اور یہ وہ جماعت تھی جو کہ عالمِ اسلام میں ملحد سمجھے جاتے ہیں یعنی احمدیہ مسلم جماعت۔

پھر لکھتے ہیں کہ احمدیہ جماعت کی تعلیم یہ ہے کہ کوئی اُس وقت تک خدا کی محبت حاصل نہیں کرسکتا جب تک وہ خدا کی مخلوق سے محبت نہیں کرتا۔ یہ جانتے ہی مجھے یقین ہوگیا کہ یہی میری منزل ہے۔ یہاں مجھے سب کچھ اکٹھا مل گیا یعنی میری تعلیم، علم اور عقل، عقلی دلائل کے لئے میری پیاس۔ سچے مذہب کی تلاش اور روحانی تجربات سب کچھ ایک ہی جگہ مل گیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 1993ء کے جلسہ کے موقع پر اپنے خطاب میں فرمایا تھا کہ ’’اب اس نئے دور میں خدا تعالیٰ کے فضل سے دوبارہ ہنگری میں رابطے مکمل ہوئے ہیں‘‘۔ پہلے ہنگری میں مشن خلافتِ ثانیہ میں قائم ہوا تھا، جو بعض حالات کی وجہ سے پھر ختم کرنا پڑا تھا۔ تو کہتے ہیں کہ نئے دور میں وہاں رابطے ہوئے ہیں ’’اور سب سے پہلا پھل جو اس دَور کا ہے وہ ہنگری کے مخلص زُلائی ہیں،، جو خود انگلستان تشریف لائے تھے۔ ہمارے ایک رشین احمدی دوست راویل صاحب چونکہ علمی طبقوں میں بہت شہرت رکھتے ہیں اس لحاظ سے اُن کے ساتھ بھی مخلص زُلائی صاحب کے تعلقات تھے، وہ ان کو بار بار مسجد لانے لگے اور چند ملاقاتوں میں ہی مَیں نے دیکھا کہ ان کے دل کی کیفیت بدل رہی ہے اور (پھر وہ) خدا کے فضل سے یہاں سے بیعت کر کے گئے۔ اب واپس جا کر انہوں نے وہاں ہنگری میں مزید تبلیغ کی بنیادیں استوار کیں۔ اور راویل صاحب نے جو وہاں گزشتہ دورہ کیا ہے اس کے نتیجے میں اب وہاں جماعتیں خدا کے فضل سے مستحکم ہو گئی ہیں اور وہاں جو آثار ظاہر ہو رہے ہیں اُس سے امید ہے اب وہاں جماعت کو جلد فروغ نصیب ہوگا......تاتارستان میں جو برادرم راویل کا اصل وطن ہے، وہاں سے دو تین سال پہلے مُرات ضیائوف صاحب جلسہ یوکے پر تشریف لائے تھے اور یہ ثابت قدم رہے اور وفادار ثابت ہوئے۔ پس جا کر انہوں نے رابطہ رکھا اور اپنے آپ کو احمدی قرار دیتے رہے۔ اُن کی بیٹی نے بھی بہت ہی اخلاص کے ساتھ جماعت سے تعلق رکھا اور ایک دوسرے کے ایمان کو یہ تقویت دیتے رہے۔

پھر فرماتے ہیں کہ احمدیت کو قبول کرنا ان قوموں کے لئے اتنا آسان نہیں جو ستّر سال دہریت کے زہر سے مسموم رہے۔ اس کے نتیجے میں باوجود اس کے کہ اسلام سے تعلق ٹوٹا نہیں اور اسلامیت کا شعور اُن کے دلوں میں قائم رہا۔ لیکن عملاً اسلام کی تفاصیل سے کچھ آگاہی نہیں تھی اور بحیثیت مسلم نیشن کے تو اسلام کے اندر رہے لیکن بحیثیت مذہب اسلام کے یہ عملاً اسلام سے باہر ہی رہے۔ ان کو دوبارہ اسلام میں داخل کرنا اور خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور حقانیت کا یقین دلوں میں جاگزین کرنا محنت طلب ہے اور دعاؤں کا محتاج ہے اور اعجاز کا منتظر ہے۔ اس لئے دعائیں کریں۔ ہم جس حد تک محنت ہے کر رہے ہیں، دعائیں بھی کرتے ہیں، ساری جماعت دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اعجازی نشان دکھائے کیونکہ درحقیقت روحانی انقلابات کے لئے دعاؤں سے بہت بڑھ کر اعجازی نشان کام آتے ہیں۔

جیسا کہ میں نے بتایا کہ آپ پیدائشی احمدی تو نہیں تھے لیکن اُن کو دیکھ کر یہی محسوس ہوتا تھا کہ گویا وہ ہمیشہ سے ہی احمدی تھے۔ وہ صحیح معنوں میں احمدیت کے ایک سفیر تھے۔ جہاں بھی جاتے جماعت کا ذکر ضرور کرتے۔ جہاں ان کو خدشہ ہوتا کہ جماعت کے نام سے ری ایکشن ممکن ہے تو وہاں حکمت کے ساتھ اسلام کا پیغام دیتے اور جماعتی تعلیمات بیان کرتے۔ لوگ جب پوچھتے کہ یہ کن کے عقائد ہیں تو جماعت کا نام بتا دیتے اور پھر پورا تعارف کروایا کرتے۔ ہمیشہ اس بات کا خیال رکھا کرتے تھے کہ کس محفل میں کس طرح کی کتب دینا مناسب رہے گا، کس قسم کا لٹریچر دینا مناسب رہے گا۔ ان کے حلقہ احباب میں سیاستدان، ادیب، شاعر، ڈاکٹر، کالج اور یونیورسٹیز کے اساتذہ اور طلباء ماہرینِ اقتصادیات نیز مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے مرد و خواتین شامل تھے۔ راویل صاحب خود بھی ایک بہت اچھے شاعر تھے۔ بہت اچھے ادیب تھے۔ جرنلسٹ تھے۔ مترجم تھے اور ایک داعی الی اللہ تھے۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے بہت سی خوبیوں سے نوازا ہوا تھا۔ ان کے جاننے والوں اور سراہنے والوں کا ایک وسیع طبقہ ہے۔ راویل صاحب کے ذریعے رشیا اور سابق روسی ریاستوں میں ایسے لوگوں تک جماعت احمدیہ یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچا ہے کہ جہاں تک عام طور پر ہمارے مبلغین اور معلمین کی رسائی نہ ہوسکتی اور اگر ہوتی بھی تو بہت دیر کے بعد۔ جب آپ ماسکو جاتے تو اکثر علمی و ادبی شاعری محافل میں حصہ لیتے تھے اور اس قسم کے پروگراموں کے دوران ہمیشہ کسی نہ کسی رنگ میں جماعت کا ذکر کر دیا کرتے تھے اور اپنے ساتھیوں یعنی احمدیوں کو پہلے ہی کہہ دیا کرتے تھے کہ آپ لوگ آج فلاں جگہ اتنے بجے جماعتی تعارفی کتب میں سے فلاں فلاں کتب کی اتنی تعداد لے کر پہنچ جائیں اور جو بھی پروگرام ہوتا تھا اُس کے آخر میں لوگ اُن کے جماعت کا تعارف کروانے کے بعد ضرور وہ کتب خرید لیا کرتے تھے یا لے لیتے تھے۔

جب سے یہاں لندن میں رشین ڈیسک کا قیام ہوا ہے، راویل صاحب نہایت محنت، اخلاص اور جوش کے ساتھ کام کر رہے تھے۔ کام کے دوران انہیں نہ بھوک کی فکر ہوتی تھی، نہ کسی اور چیز کی پرواہ ہوتی تھی۔ ساری توجہ جماعت کے کاموں کی تکمیل کی طرف ہوتی تھی اور کبھی کوئی کام ادھورا نہیں چھوڑا۔ ان کے ساتھ کام کرنے والے مبلغین کہتے ہیں کہ ہم بعض دفعہ کہا کرتے تھے کہ تھک گئے ہیں، ریسٹ (Rest) کرلیں تو ہنس کے کہتے تھے کہ تم لوگ بڑی جلدی تھک گئے ہو۔ کیونکہ وہ خطباتِ جمعہ کی رشین ڈبنگ (Dubbing) کرواتے تھے اس لئے ان کو اس کام کی ایک فکر لگی رہتی تھی۔ دو سال پہلے یہ کام بہت وسیع پیمانے پر شروع ہوا اور ایم ٹی اے پر اور اسی طرح انٹرنیٹ پر خطبہ آنے لگا۔ چنانچہ اپنے ساتھیوں سے ہفتہ کے روز ضرور پوچھا کرتے تھے کہ کیا آپ نے خطبہ کا ترجمہ مکمل کرلیا ہے؟ یا کب تک کرلو گے؟ اور پھر یہ پوچھتے، کیا اتوار کی صبح یا ظہر سے پہلے ڈبنگ کروا سکو گے؟ بعض دفعہ تو جمعہ کے دن شام کو ہی پوچھ لیتے تھے کہ کب تک ترجمہ مکمل کرلو گے؟ غرضیکہ جبتک وہ خطبہ کی ڈبنگ مکمل نہ کروا لیتے، بے چین اور بے قرار رہتے تھے۔ جلسہ سالانہ کے دنوں میں بھی اُن کی مصروفیت، محنت اور لگن ایک الگ رنگ رکھتی تھی۔ تینوں دنوں کے دوران خدمتِ دین کے لئے ان کی قوتِ عمل اور جوش و جذبہ خاص طور پر دیکھنے والا ہوتا تھا۔ وہ خلیفہ وقت کے خطابات کے علاوہ باقی مقررین کی تقاریر کا بھی ایم ٹی اے کے ناظرین یا جلسہ پر موجود جو شاملین ہوتے تھے، اُن کے لئے رشین ترجمہ کیا کرتے تھے۔ رشیا اور سابقہ روسی ریاستوں سے جو بھی مہمان جلسہ پر آتے اُن کو انتہائی خندہ پیشانی سے ملتے۔ اُن کو جماعت کی ترقیات کا بتاتے۔ ہمیشہ اُن کو ایسی باتیں بتاتے جو آنے والے مہمانوں کے لئے ازدیادِ ایمان کا باعث ہوتیں۔ پھر مہمانوں کی ضروریات کا خیال رکھتے۔ انتظامیہ کو توجہ دلاتے کہ ان کی فلاں فلاں ضروریات پوری کرنی چاہئیں۔ جلسہ سالانہ کی برکات اور اہمیت کے حوالے سے اکثر کسی نہ کسی رنگ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس بات کا ذکر کیا کرتے تھے کہ رشیا اور دیگر ریاستوں کے احمدیوں کو سالہا سال اگر تبلیغ کرتے رہیں تو وہ اتنا مفید اور موثر ثابت نہیں ہوتا جتنا کسی کو صرف ایک بار جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے دعوت دینا اور اس کی ملاقات خلیفہ وقت کے ساتھ کروا دینا۔ اور اس کے لئے بہت کوشش کیا کرتے تھے تا کہ زیادہ سے زیادہ مہمان جلسے پر لے کر آئیں۔ آپ نے بہت سی جماعتی کتب کا رشین میں ترجمہ کیا ہے جو رشیا اور دیگر ریاستوں میں تبلیغ کے کام میں کافی ممد اور معاون ثابت ہوتی ہیں۔ ان کتب کے علاوہ انہوں نے رشین ترجمہ قرآن کے لئے بھی بڑی نمایاں خدمت سرانجام دی ہے اور یہ بہت اہم کام ہے جو انہوں نے کیا ہے۔

خالد صاحب جو ہمارے رشین ڈیسک کے مربی ہیں، لکھتے ہیں کہ مَیں نے اور رستم حماد ولی صاحب (ماسکو) نے 1999ء میں خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے اردو ترجمہ قرآن کو مدّنظر رکھتے ہوئے نئے رشین ترجمہ قرآن کا کام شروع کیا تھا اور یہ 2004ء میں مکمل کیا۔ جس کے بعد اس کی چیکنگ اور تصحیح کا کام دونوں نے راویل صاحب کے ساتھ مل کر کیا اور یہ کام لندن میں مکمل ہوا۔ کام کے دوران میں دن رات ایک کر کے انہوں نے تقریباً تین مہینے کے دوران نہایت محنت اور لگن کے ساتھ اس کام کو پورا کروایا۔ قرآنِ کریم کے ترجمے کا کام چونکہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے، احتیاط کا متقاضی ہے اس لئے چیکنگ کے مرحلہ میں ہر ہر لفظ کے بارے میں تسلی کیا کرتے تھے کہ آیا قرآنِ کریم میں بالکل ایسے ہی ہے جیسے ہم نے ترجمہ کیا ہے۔ اس کے لئے رشین زبان میں سے سب سے زیادہ مناسب لفظ کیا ہوسکتا ہے، اُس کا استعمال کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ کہتے ہیں کہ بعض دفعہ ایک ایک آیت کی چیکنگ میں کئی کئی گھنٹے لگ جایا کرتے تھے۔ راویل صاحب پوری چھان پھٹک سے ترجمہ کیا کرتے تھے۔ ان کی اس کاوش کے نتیجے میں رشین ترجمہ قرآن کے اب تک تین ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ لندن میں 2006ء میں، ماسکو سے 2007ء میں، قازقستان سے 2008ء میں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ایک صدقہ جاریہ ہے جو راویل صاحب کی یاد دلاتا رہے گا۔

راویل صاحب جیسا کہ مَیں نے کہا بہت بڑے سکالر تھے، جرنلسٹ تھے، شاعر تھے۔ ان کو مختلف قسم کے اعزازات ملے۔ اُن کو تاتارستان کا ایک سب سے بڑا اعزاز موسیٰ جلیل (Musa Jalil's) پرائز آف آرٹ ملا۔ یہ احمدیت سے پہلے 1986ء کا ہے۔ پھر 2001ء میں پھر آرٹس میں خدمات کے سلسلے میں اُن کو ایک انعام ملا۔ 2006ء میں تاتارستان میں اُنہیں اعلیٰ اعزاز ’’نیشنل پرائز آف آرٹ‘‘ سے نوازا گیا۔ پھر اپنی ایک کتاب پر اُن کو ایک بہت بڑا انعام ملا۔ 2009ء میں ان کی کتاب نے رشیا بک فیئر میں ایوارڈ جیتا۔ پھر ایک

اور اعزازان کو 13 راکتوبر کو "دی آرڈر آف کلچرل ہیریٹیج" کا ملا۔ اسی طرح آپ مختلف سوسائٹیوں کے ممبر بھی تھے جس میں دنیا بھر کی بیشمار سوسائٹیاں ہیں۔

جیسا کہ میں نے بتایا کہ بی بی سی رشین سروس میں یہ کام کرتے رہے ہیں۔ ان کے ساتھی اینڈریو اوستالسکی (Andrew Ostalski)، جو بی بی سی کی رشین سروس کے مدیرِ اعلیٰ رہے ہیں، انہوں نے ان کو وفات کے بعد خراجِ عقیدت اس طرح پیش کیا۔ لکھتے ہیں کہ: ایک لمبے عرصے تک بی بی سی رشین سروس میں ہمارے ساتھ کام کرنے والے ہمارے ساتھی راویل بخارالیف صاحب اب ہم میں نہیں رہے۔ راویل بخارالیف کے ساتھ تقریباً پندرہ سال سے زیادہ شانہ بشانہ کام کیا۔ میں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ ایسے صلاحیتوں والے اور سچے ساتھی کے ساتھ کام کرنے کا مجھے موقع ملا۔ پھر یہ لکھتے ہیں کہ تعلیمی اعتبار سے تو راویل صاحب ریاضی دان تھے لیکن ایک نہایت اعلیٰ شاعر، پختہ ایمان رکھنے والے مخلص مسلمان تھے۔ بلکہ اگر ان کو ایک مذہبی عالم کہا جائے تو غلط نہ ہوگا۔ راویل صاحب نے اپنی شخصیت کے مختلف پہلوؤں کی وجہ سے بہت سے لوگوں کو متاثر کیا اور اُن سے متاثر ہونا غلط بھی نہیں کیونکہ وہ ایک اعلیٰ گفتگو کرنے والے ایسے انسان تھے جن کا علم مختلف جہتوں میں پھیلا ہوا تھا۔

اور جو لوگ ان سے ملے ہوئے ہیں یہ جانتے ہیں کہ یقیناً اُن کے بولنے کا بڑا میٹھا اور پیارا انداز تھا۔ اپنا گرویدہ کر لیتے تھے۔ راویل صاحب اپنی کتاب "دارودگا بوگ زنایت کودا" (رشین نام ہے) یعنی "یہ راہ کدھر لے جائے؟ خدا ہی جانتا ہے"، میں اس بات کا ذکر کرتے ہوئے کہ کس طرح جماعت سے متعارف ہوئے، لکھتے ہیں۔ خلاصہ اُس کا یہ ہے کہ شام کے وقت میں یہاں ٹی وی پر بیٹھا پروگرام سُن رہا تھا تو ٹیلیفون کی گھنٹی بجی اور گھر والی نے (جس کے گھر میں یہ تھے) ٹیلی فون اُٹھایا کہتے ہیں مجھے ٹیلیفون اُٹھانے کی ضرورت بھی نہیں تھی، کیونکہ مَیں کسی کو یہاں جانتا نہیں تھا۔ اسی سوچ میں تھا کہ کسی انگریز کا اپنے دوسرے انگریز دوست کو فون ہوگا۔ بہرحال جب اُس گھر والی نے گفتگو ختم کی تو اُس نے فون کرنے والے کو بتایا کہ میرے ہاں ایک رشین مہمان آیا ہوا ہے اور کہتے ہیں مَیں حیران تھا کہ انگریزی طریقے کے مطابق تو کوئی بتانے کی ضرورت بھی نہیں تھی۔ بہرحال اس لئے میں اس کو معجزہ سمجھتا ہوں جو ہوا اور اس نے ہونا ہی تھا کہ اچانک مجھے ٹیلیفون کے پاس بلایا گیا اور ٹیلیفون مجھے دے دیا گیا اور دوسری طرف جو شخص فون پر تھا اُس نے دلچسپی ظاہر کی کہ میں کہاں سے آیا ہوں اور اگلے دن مجھے جماعت احمدیہ کی مسجد میں آنے کی دعوت دی۔ اُس نے اپنی گفتگو میں لفظ "احمدیت" استعمال نہیں کیا۔ بہرحال مجھے گھر سے باہر جانے کو دل بھی چاہ رہا تھا۔ اس لئے میں نے رضامندی ظاہر کی اور فون رکھ دیا۔ کہتے ہیں صبح مجھے گاڑی لینے آ گئی۔ جس نے مجھے مسجد پہنچا دیا جو پٹنی کے علاقے میں واقع تھی۔ تو سب سے پہلی چیز جو مَیں نے وہاں دیکھی وہ جماعت احمدیہ کا سلوگن تھا "محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں"۔ کہتے ہیں مجھے شروع ہی سے اسلام میں دلچسپی تھی۔ اس کا پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے۔ اس لئے میں نے باقی تمام کام چھوڑ کر جماعت احمدیہ کی کتب کا رشین میں ترجمہ کرنا شروع کیا جس کے لئے مجھ سے درخواست کی گئی تھی۔ میں جماعت احمدیہ کے خلیفہ مرزا طاہر احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ سے ملا اور دو گھنٹے کی دلچسپ گفتگو کے بعد محسوس کیا کہ ہم دونوں دنیا کو تقریباً ایک ہی نظر سے دیکھتے ہیں۔ ہماری اس گفتگو میں میرے لئے بہت سی نئی باتیں تھیں۔ خیر کہتے ہیں اُس کے بعد میں اس کام میں جُت گیا اور اس بارے میں گو مجھے زیادہ سمجھ نہیں آئی لیکن بہرحال ٹرانسلیشن انہوں نے شروع کر دی۔ میں نے یہی سوچا تھا کہ بس کتابوں کا ترجمہ کروں گا لیکن ان کتابوں کا مضمون اس قدر صاف اور خوبصورت تھا اور بامعنی تھا کہ تھوڑے ہی عرصے میں مَیں مطمئن ہو گیا۔ میرا جماعت میں شامل ہونا کوئی اتفاقی بات نہیں تھی۔ یہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر تھی جو مجھے لے کے آئی۔ پھر اس ملاقات کے بعد جیسا کہ ہے ان کو تراجم کا کام دیا گیا۔ ان کو یہاں اسلام آباد ٹلفورڈ میں رہائش مہیا کی گئی۔ کہتے ہیں وہاں کھلی پُرفضا جگہ تھی اور مجھے ایک کمرہ اور گھر وغیرہ دے دیا گیا۔ وہاں مجھے کام کرنے کا مزہ بھی آیا اور بڑی خوشی ہوئی۔ پھر لکھتے ہیں کہ اسلام آباد میں پہلے چار ہفتے میں نے دل وجان سے کام کیا۔ یہاں تک کہ بہت کم سونے کا موقع ملا اور چار کتابوں کا ترجمہ کیا۔ ان کتابوں کا ترجمہ کرتے ہوئے مجھے جماعت کے دعاوی بہت ہی زبردست لگے اور سب سے پیارا دعویٰ جس کا اثر میں نے اپنے اوپر محسوس کیا وہ یہ تھا کہ مستقبل قریب میں اسلام پوری دنیا میں پھیل جائے گا۔

پھر یہ لکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ اس بات کا دعویٰ کرتی ہے کہ وہی جماعت ہے اور اس کے علاوہ اور کوئی ایسی جماعت نہیں جسے اس زمانے میں ایک روحانی انقلاب لانے کی ذمہ داری دی گئی ہو۔ (یہ انہوں نے رشینز (Russians) کے لئے کتاب لکھی ہے اُس میں لکھا ہے) اور یہی جماعت ہے جو پوری دنیا کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا قائل کرے گی۔ انشاء اللہ۔ یہ جماعت دعویٰ کرتی ہے کہ اُسے بنانے والا وہ مسیح ہے جو پوری دنیا کے لئے مسیح موعود ہو کر آیا ہے۔ یہ جماعت پوری دنیا کے ساتھ مقابلہ کر رہی ہے۔ دنیا کی مختلف اور طاقتور حکومتوں کو چیلنج دیتی ہے۔ اس چھوٹی سی جماعت نے جو چیلنج دیئے ہیں وہ صرف اسلام کی اُس تفسیر کے مطابق ہی نہیں دیئے جو اوائل زمانہ میں پائی جاتی تھی بلکہ دنیا کے ہر مذہب کو جس میں عیسائیت بھی شامل ہے، روحانی میدان میں کھلے چیلنج دے رکھے ہیں۔

پھر اپنی ایک خواب کا ذکر اپنی اس کتاب میں کرتے ہیں کہ خواب میں مَیں نے دیکھا کہ میں کازان کی مسجد مرجان کی دوسری منزل پر نماز پڑھ رہا ہوں۔ اس جگہ بہت سے لوگ ہیں جو سنتیں ادا کر رہے ہیں اور اُن کے آگے باجماعت نماز کے لئے صفیں باندھی جا رہی ہیں۔ اُس وقت مَیں دیکھتا ہوں کہ باقی سارے لوگ تو محراب کی طرف رُخ کئے ہوئے ہیں، یعنی اُس طرف جس طرف اُن کو رُخ کرنا چاہئے لیکن میں نے ایک کھڑکی کی طرف رُخ کیا ہوا ہے جس میں سے میرے اوپر سورج کی روشنی پڑ رہی ہے۔ میں اپنے آپ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ میرا رُخ اس طرف کیوں نہیں جس طرف باقی سب دیکھ رہے ہیں اور پھر خواب میں ہی کہتا ہوں کہ ہاں! میں تو سفر میں ہوں اور اسلام کی تعلیم کے مطابق مسافر سفر میں نماز پڑھتے ہوئے اُسی طرف دیکھتا ہے جس طرف وہ سفر کر رہا ہوتا ہے۔ یعنی اس موقع پر وہاں دیکھنا میرے لئے صحیح تھا جہاں سے روشنی آ رہی تھی۔ پھر خواب کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ نماز باجماعت کے لئے تکبیر کہی جاتی ہے اور میں باقی تمام لوگوں کے ساتھ صف میں کھڑا ہو جاتا ہوں۔ پھر یہ نظارہ بدلتا ہے۔ اچانک میں کیا دیکھتا ہوں کہ میں تو بالکل برہنہ ہوں اور صرف میرا سر ڈھکا ہوا ہے لیکن وہاں اتنے لوگوں کی موجودگی کے باوجود مجھے کوئی شرم محسوس نہیں ہو رہی۔ اس کے علاوہ مسجد کا ماحول بھی غیر معمولی تھا اور اوپر کی طرف گیلری میں تاتاری خواتین سفید رنگ کی چادریں لئے کھڑی تھیں۔ مجھے ان تمام لوگوں کے سامنے اپنی اس برہنہ حالت پر بالکل شرم محسوس نہیں ہو رہی۔ جیسا کہ ایک نوزائیدہ بچہ ہوتا ہے۔ میرے ذہن میں یہ بات بھی آئی کہ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کس طرح اس برہنہ حالت میں کھڑا ہوں۔ کہتے ہیں مَیں نے یہ عجیب وغریب خواب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کو سنائی تو مجھے جواب ملا کہ کوئی انسان بھی امید نہیں کر سکتا کہ وہ روحانی طور پر دوبارہ نئی زندگی پائے اور خدائے واحد کی طرف اپنا سفر شروع کرے جب تک کہ وہ اپنے پہلے کپڑے نہ اتارے اور اللہ تعالیٰ کے حضور ایک مفلسی کی اور برہنہ حالت میں نہ کھڑا ہو۔ لکھتے ہیں کہ پس اس خواب سے مجھے معلوم ہو گیا کہ اب میرے اندر کوئی وہم نہیں ہے۔ اس دفعہ مجھ پر ایک اور حقیقت کھلی کہ صرف روحانی طور پر دوبارہ پیدائش ہی ضروری نہیں بلکہ پچھلے تمام گناہوں سے پاک ہوتے ہوئے جن سے صرف اللہ تعالیٰ ہی پاک کر سکتا ہے ایک نئی زندگی کا آغاز کرنا بھی بہت اہم ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ جب سے میں نے اس راستے پر چلنے کا فیصلہ کیا ہے اور اپنی جماعت احمدیہ کے ساتھ چل رہا ہوں اور تمہیں اور باقی تمام لوگوں کو بھی اس کی طرف بلاتا ہوں (یہ تبلیغ کر رہے ہیں اپنے رشین لوگوں کو) کہ میری بہت سی پوشیدہ خواہشات پوری ہوئیں اور میری زندگی اس طرح کے غیر معمولی واقعات سے بھری پڑی ہے جنہیں اتفاقات کا نام دیا جاتا ہے۔ پھر اپنی اسی کتاب میں اپنے بعض واقعات کا ذکر کیا ہے۔

راویل صاحب نے بعض جماعتی کتب کا خود رشین میں ترجمہ کیا اور بعض کتب کے تراجم کی چیکنگ اور اصلاح کا کام کیا۔ جو کتب انہوں نے ترجمہ کی ہیں اُن میں "دعوۃ الامیر" ہے، "مذہب کے نام پر خون" ہے۔ "سٹوریز فرام ارلی اسلام" (Stories from early Islam) ہے اور "مسلم فیسٹیولز" (Muslim Festivals) ہے۔ "ہولی مسلمز" (Holy Muslims) ہے۔ "اسلام اور عصرِ حاضر کے مسائل" ہیں۔ "ہولی پرافٹ کائنڈنس ٹو چلڈرن" (Holy Prophet's kindness to children) اور دیگر چھوٹے بچوں کے لئے کتابچے اور پمفلٹ شامل ہیں۔ اسی طرح جن کتابوں کی انہوں نے چیکنگ کی ہے اُن میں "اسلامی اصول کی فلاسفی"، "مسیح ہندوستان میں"، "ہماری تعلیم"، "دیباچہ تفسیر القرآن"، "اسلام کا اقتصادی نظام"، "اسلام میں عورت کا مقام" اور "لائف آف محمدؐ" شامل ہیں۔

پھر اسی طرح میرے پیس (Peace) کانفرنس میں یا مختلف جگہوں پر جو مختلف خطابات تھے، اُن کا ترجمہ انہوں نے کیا جو خاص طور پر سمجھتے تھے کہ ہمارے رشین لوگوں کے لئے بھی بہت ضروری ہیں۔ لیکن بہرحال سب سے اہم کام جو اِن کا ہے وہ قرآن کریم کا ترجمہ ہے جیسا کہ میں بتا چکا ہوں۔

بی بی سی یا مختلف ویب سائٹس نے راویل صاحب کی وفات کے بعد ان کو خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔ ایک مضمون بی بی سی ڈاٹ رشین (BBC.Russian) والوں نے لکھا ہے۔ مضمون لکھنے والے کا نام ہے آندرے آستلسکی۔ اُن کی خصوصیات لکھی ہیں کہ بڑا وقت پر کام کرتے تھے۔ کبھی لیٹ نہیں ہوئے تھے۔ ہمارے لئے ایک نمونہ ہوتے تھے اور سچے مسلمان تھے بلکہ مذہبی عالم تھے جیسا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ بی بی سی والوں نے کل رات آدھے گھنٹے کا پروگرام صرف آپ کے بارے میں نشر کیا جس میں آپ کی آواز سنائی گئی، باتیں سنائی گئیں۔ اس میں ڈاکٹر عبدالسلام کا بھی ذکر ہوا اور یہ بھی عبدالسلام صاحب کے بارے میں بتایا کہ وہ احمدی مسلمان ہیں اور آپ نے قرآن کی وجہ سے نوبل انعام حاصل کیا۔ یہ بھی باتیں انہوں نے وہاں کہیں۔ بی بی سی والوں نے کہا کہ پورے روس کا مصنف ہے نہ کہ تاتارستان کا۔ تاتارستان کے نیشنل ٹی وی نے بھی آپ کی

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

'الیس اللہ بکاف عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

وفات کی خبر دی اور اس میں آپ کی حبّ الوطنی کا ذکر کیا۔ آپ قازان اور تاتار قوم سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے۔ اس کا ٹی وی والوں نے بھی ذکر کیا اور انٹرنیٹ پر بھی اور ویب سائٹ پر بھی یہ لکھا۔ آپ کے بارے میں انٹرنیٹ میں لکھا ہوا ہے کہ وہ احمدی مسلمان ہے اور آپ کے بارے میں اس یوکرائن ویب سائٹ میں، (http://new.tatari-kiev.com/content/view/240/54) آپ کا انٹرویو شائع ہوا ہے جس میں آپ نے احمدیت سے وابستگی کا کھلے طور پر ذکر کیا ہے جس میں ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ دنیا کا میرا سفر آسٹریلیا سے شروع ہوا جب مجھے وہاں سے عالمگیر جماعت احمدیہ نے لندن بلایا۔ یہ جماعت تجدیدِ اسلام کے لئے بنائی گئی ہے۔ ان کا ماٹو ''محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں'' میرے مَن کے مطابق تھا اور ان میں کوئی ایسا کام نہ دیکھا جو مخالفِ اسلام کہا جا سکتا ہو۔ کہا جا سکتا ہے کہ حقیقی اسلام احمدیت ہی ہے اور اسلام صرف مولویوں کے لئے نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لئے ہے جو اسے اپنانے کی خاطر متلاشی رہتے ہیں اور اپنے ایمان سے محبت کرتے ہیں۔ لکھتے ہیں کہ جب مجھے اپنا راستہ مل گیا اور اسلام کی بنیادی تعلیم اور یہاں رہنے اور ترجموں کے دوران انگلش زبان بھی سیکھنے کا موقع ملا تو اس کے بعد جبکہ میں عام زندگی سے کٹ گیا، اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ مجھے ہر طرف سے کام کرنے کے لئے دعوت نامے آنے شروع ہو گئے۔ پہلے کام نہیں ملتا تھا۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد اور ترجموں کے بعد ایسی برکت پڑی کہ ہر طرف سے دعوت نامے آنے شروع ہو گئے اور مجھے روس میں کئی بار اسلامی کانفرنس میں بھی بلایا گیا۔

ایک سوال پر کہ کیا آپ کا کوئی استاد ہے؟ آپ جواب میں فرماتے ہیں کہ والدین کے بعد میرے استاد جماعت احمدیہ کے خلیفہ ہیں۔ ایسا استاد مجھے بہت لیٹ ملا ہے۔ کاش کہ بیس سال قبل مجھے ایسا استاد مل جاتا تو میں بہت کچھ کر لیتا۔

راویل صاحب اگرچہ بہت سی خوبیوں اور صفات کے مالک تھے لیکن ان کی کچھ خوبیاں جو ان کو دوسروں سے ممتاز کرتی ہیں وہ یہ تھیں کہ وہ ایک نہایت عاجز اور منکسر المزاج انسان تھے، جن کو خلافت سے محبت اور عشق تھا۔ خلیفہ وقت کے ساتھ ایک مضبوط روحانی رشتہ تھا جس کے سامنے اُن کی نظر میں کسی دوسری چیز کی کوئی وقعت نہیں تھی۔

حال ہی میں پیش آنے والے ایک واقعہ کا ذکر کر دیتا ہوں۔ گزشتہ سال دسمبر کے آخر میں میرے ساتھ اُن کی میٹنگ تھی تو خالد صاحب کہتے ہیں کہ خاکسار اور راویل صاحب آپ کے دفتر میں ملاقات کے لئے حاضر ہوئے تو راویل صاحب نے یہ تجویز پیش کی (مجھ سے انہوں نے پوچھا) کہ اگر اجازت دیں تو رشین زبان میں ایک پوری کتاب تیار کی جائے جس میں جماعت کا مکمل تعارف اور اس کی تاریخ کا ذکر ہو۔ نیز اس میں اُن اعتراضات کی وضاحت کی جائے جو عامۃ المسلمین کی طرف سے وقتاً فوقتاً اُٹھائے جاتے ہیں کیونکہ ان کو مولویوں نے جماعت کے بارے میں غلط معلومات دی ہیں جن کی وجہ سے رشیا میں آئے دن ایسے اعتراضات مختلف ویب سائٹس پر نظر آتے رہتے ہیں۔ تو میں نے اُن کو کہا کہ ٹھیک ہے۔ پھر کتاب لکھیں۔ لیکن خاص طور پر ایک ایک کر کے ان اعتراضات کے جوابات چھوٹے چھوٹے مضامین کی شکل میں تیار کریں اور اُن کو شائع کریں اور پھر ویب سائٹس پر بھیجیں۔ یہ سن کے راویل صاحب نے فوراً کہا جی حضور! خالد صاحب کہتے ہیں کہ میٹنگ کے بعد ہم باہر نکلے تو راویل صاحب کہنے لگے کہ اتنے دنوں سے میں سوچ رہا تھا کہ اس کام کو شروع کہاں سے کیا جائے۔ آج حضور نے میری مشکل کو آسان کر دیا اور اب میرے ذہن میں سارا نقشہ آ گیا ہے کہ اس کتاب کو ان مضامین کی شکل میں کیسے شائع کرنا ہے اور یہ صرف خلافت کی برکت سے ممکن ہوا اور کہنے لگے کہ یہ کام تو میں آج سے ہی شروع کرنے جا رہا ہوں۔ اس کے علاوہ رشین ویب سائٹس کی تیاری کی تجویز تھی، اُس کو بھی جب میں نے کہا کہ جلدی جائزہ لے کر رپورٹ دیں اور کون بنائے گا اور کس طرح کام ہو گا اور اس کو اَپ لوڈ کون کرے گا؟ اَپ ڈیٹ کون کرتا رہے گا؟ کیا طریقہ ہو گا؟ تو راویل صاحب نے اس سلسلہ میں نسیم رحمت اللہ صاحب سے رابطہ کیا۔ پھر جرمنی کے ملک ثمر امتیاز صاحب ہیں اُن سے رابطہ کیا جن کے ذریعے سے پھر یہ کام شروع ہو گیا تھا۔ لیکن اس پر ابھی کام ہو ہی رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن کو بلاوا آ گیا۔ بہر حال انہوں نے فوری طور پر جب یہ سنا کہ ویب سائٹ شروع کرنی ہے، کام شروع کرنا ہے تو اُس پر عمل کرنا شروع کر دیا۔

خالد صاحب ہی یہ لکھتے ہیں کہ راویل صاحب کی ایک خوبی یہ بھی تھی کہ وقت ضائع کئے بغیر کام کرتے رہتے تھے۔ جو لوگ اُن کو قریب سے جانتے ہیں اور اُن کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا ہو، وہ اس بات کی گواہی ضرور دیں گے کہ اُن کو ہمیشہ ہر کام میں بہت جلدی ہوتی تھی جیسے اُن کے پاس بہت کم وقت ہو۔ اور یہ میں نے بھی دیکھا ہے۔ بڑی جلدی جلدی ہر کام نمٹانے کی کوشش کرتے تھے اور اس کم وقت میں ہی انہوں نے ہزاروں کام ختم کرنے ہیں۔ کام کرتے ہوئے کئی بار ان کو کہنا بھی پڑتا تھا۔ خدا کا واسطہ ہے ذرا رک جائیں۔ تھوڑا سا وقفہ کر لیں تو ہنس کر کہتے تھے کہ کیا تم لوگ تھک گئے ہو؟ میں تو بالکل نہیں تھکا۔ کام کے دوران اگر کھانے کا وقت آ جاتا تو کھانا جلدی سے جلد ختم کرنے کی کوشش کرتے تا کہ دوبارہ کام کو جاری رکھا جا سکے۔ ہمیشہ رشیا اور دیگر ریاستوں میں جماعت کی ترقی کی فکر رہتی تھی۔ وہ جب بھی لندن سے ماسکو تشریف لاتے تو ہمیشہ مختلف پروگرام بناتے اور تجاویز پیش کرتے کہ ہم جب تک رشیا میں یہ یہ امور مدنظر نہ رکھیں یا ان طریقوں سے لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول نہ کریں تو جلد لوگوں تک احمدیت کا پیغام نہ پہنچ سکے گا۔

ماسکو اور قازان کے مشن ہاؤسز باقاعدہ ایک الگ گھر یا عمارت کی شکل میں نہیں ہیں بلکہ فلیٹس میں ہیں۔ اس لئے اکثر کہتے تھے کہ لوگ جماعتی سینٹر کا تصور کرتے ہیں تو ان کے ذہن میں کوئی بڑی کشادہ بلڈنگ آتی ہے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ جماعت کی ترقی کے لئے بجائے ان فلیٹس کے اب بڑی بڑی بلڈنگ خریدیں، اور جب بھی کوئی تجویز لے کر یہ میرے پاس آتے تھے تو میں نے دیکھا ہے کہ اگر اُس میں اخراجات زیادہ ہوں تو بعض دفعہ اس وجہ سے یا اور وجوہات سے اگر میں رَدّ کر دیا کرتا تھا تو بڑے انشراحِ صدر کے ساتھ فوراً بات مان لیا کرتے تھے اور کبھی بھی اُن کے چہرے پر میں نے کسی طرح بھی انقباض نہیں دیکھا۔ اور پھر یہ نہیں ہے کہ اگر کوئی تجویز رَدّ کر دی ہے تو مایوس ہو کے بیٹھ گئے۔ اس کے بعد پھر فوراً متبادل تجویز لے کے آتے تھے جو کم خرچ ہوتی تھی یا کسی اور طرز پر اُس کام کے کرنے کا طریق ہوتا تھا۔ غرض فکر یہ تھی کہ کسی نہ کسی طرح جلد سے جلد احمدیت کا پیغام پورے روس میں پہنچ جائے۔

ہمارے ایک مبلغ حافظ سعید الرحمٰن صاحب لکھتے ہیں کہ راویل صاحب کو احمدیت قبول کئے ہوئے صرف بیس بائیس سال کا ہی عرصہ گزرا تھا لیکن خلافتِ احمدیہ سے ان کا عشق و محبت اور مقامِ خلافت کا ادراک دیکھ کر ہمیشہ لگتا تھا جیسے وہ نسل در نسل احمدی چلے آتے ہیں۔ بعض باتیں اُن کی ایسی تھیں جو بہت سے احمدیوں کے لئے بھی ایک سبق ہیں۔ کہتے ہیں کہ رشیا میں جماعت کی ترقی اور فروغ کے لئے وہ ہمیشہ سے بہت درد اور جوش و جذبہ رکھتے تھے۔ رشیا میں تبلیغ کے کام کو زیادہ پھیلانے اور تیز کرنے کے لئے وہ خلافتِ رابعہ اور خلافتِ خامسہ کے دور میں خلفائے وقت کے سامنے اپنی تجاویز پیش کرتے رہتے تھے لیکن اگر کبھی خلفائے وقت اُن کی کسی تجویز کو کسی وجہ سے مناسب نہ سمجھتے یا وہی کام کسی اور رنگ میں کرنے کا کہتے تو کبھی بھی کسی قسم کا ملال یا کوئی تبصرہ نہ کرتے تھے بلکہ کہا کرتے تھے کہ اگر خلیفۂ وقت نے کسی معاملے میں کوئی واضح ہدایت دے دی ہے تو اس بارے میں مزید رائے زنی کرنا میرے نزدیک بے ادبی اور گناہ ہے۔ اور جس معاملے کی بابت خلیفۃ المسیح نے ہدایت عطا کر دی پھر اُس کے متعلق بالکل خاموش ہو جایا کرتے تھے۔ اُن کی یہ چیز مقامِ خلافت کے ادراک کے حوالے سے واقعی بہت سے پرانے احمدیوں اور نومبائعین کے لئے ایک بہترین نمونہ ہے۔

ہمارے ایک مخلص روسی احمدی بزرگ مکرم اورال شریپوو صاحب، راویل صاحب کی وفات پر تعزیت کرتے ہوئے خط لکھتے ہیں کہ راویل صاحب بہت عظیم خیالات کے مالک تھے اور انہوں نے بہت زیادہ تخلیقی کارنامے سرانجام دیئے ہیں۔ وہ محنت کرنے، اپنی قوم اور مذہب اسلام کی حکمت و دانش مندی سے خدمت کرنے کو اپنا ایمان سمجھتے تھے۔ اسی لئے انہوں نے مسلمانوں کی اصلاح پسند جماعت، جماعت احمدیہ کو چنا اور اس میں شامل ہوئے۔

پھر قازقستان سے ہمارے ایک معلم رو فات توکاموف صاحب نے تعزیت کے خط میں لکھا کہ راویل صاحب سے پہلا تعارف جماعتی کتب کے ذریعہ ہوا جو انہوں نے رشین زبان میں ترجمہ کی تھیں۔ راویل صاحب بہت اچھے اور شریف آدمی تھے۔ ہم نے سنا ہے کہ اپنے آپریشن سے پہلے انہوں نے کہا تھا کہ آپریشن کے بعد مجھے جینے کا موقع ملا تو میں اپنی زندگی وقف کر دوں گا۔ مکرم راویل صاحب انتہائی مخلص اور اپنے قول کے پکے تھے۔ ایک دفعہ جب وہ ایم ٹی اے کی ٹیم کے ساتھ لندن جا رہے تھے تو یہ کہتے ہیں میں نے انہیں حضور کو (یعنی مجھے) دعا کے لئے کہنے کی درخواست کی تو وہاں پہنچ کے انہوں نے باقاعدہ خط لکھا کہ میں نے تمہاری دعا کی درخواست پہنچا دی ہے۔ اکثر اس موضوع پر بات چیت کرتے تھے کہ وسطی ایشیا کے ممالک میں احمدیت کا پیغام تیزی کے ساتھ کس طرح پہنچایا جا سکتا ہے؟

پھر یہی معلم صاحب لکھتے ہیں کہ ان کی کتابیں پڑھتے ہوئے محسوس ہوتا ہے کہ وہ ہمیشہ کوشش کرتے ہیں کہ کسی طرح جلد احمدیت کا پیغام اپنی قوم تک اور ان تمام لوگوں تک پہنچا دیں جو رشین زبان بولنے اور سمجھنے والے ہیں۔ پھر لکھتے ہیں کہ راویل صاحب جب آپ کا خطبہ اپنی آواز میں ایم ٹی اے پر پڑھتے تھے (ایم ٹی اے پر ترجمہ جو ہوتا تھا) تو محسوس ہوتا تھا کہ وہ درد کے ساتھ اور خوبصورت طریقے سے اس لئے پڑھ رہے ہیں کہ لوگ ہمارے امامِ وقت کی آواز سن سکیں۔

رستم حماد ولی صاحب جو ماسکو کے صدر جماعت ہیں، اپنے تعزیت کے خط میں لکھتے ہیں کہ مکرم راویل صاحب بہت وسیع العلم شخصیت تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کو بے حد علمی صلاحیتوں سے نوازا تھا جس سے انہوں نے کھلے

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
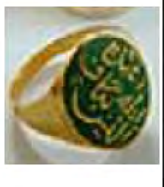
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900, E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

دل سے لوگوں کو فائدہ پہنچایا۔ جماعت احمدیہ مسلمہ کو قبول کرنے کے بعد انہوں نے کامل طور پر اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی عبودیت، جماعت اور لوگوں کی خدمت کے لئے وقف کر دیا تھا جس کے بعد اُن کی شاندار انسانی خصوصیات مثلاً عاجزی، انسانیت سے پیار، نرمی اور شفقت، خلوص، عفو و درگزر، ہمیشہ خدا سے ہی اپنے حاجات طلب کرنا، ہمیشہ سب کی مدد کے لئے کوشاں رہنا اور اپنی تمام بہترین صلاحیتوں میں دوسروں کو شریک کرنا ایک نمایاں شان کے ساتھ ابھریں۔

ہمارے ایک مبلغ بشارت صاحب ہیں، وہ لکھتے ہیں کہ وہ لمحہ بھی مجھے اچھی طرح یاد ہے جب آپ کا خطبہ پہلی دفعہ رشین زبان میں نشر ہوا تھا۔ دو سال پہلے یہاں سے جانا شروع ہوا تھا، تو میرے ساتھ ساتھ ایک مقامی بزرگ مکرم تکتور بائیو ساگن بیک صاحب (Tokotorbaev Saghinbek) بھی وہ خطبہ دیکھ رہے تھے، جب خطبہ ختم ہوا تو سب کی آنکھیں خوشی اور مسرت سے پُرنم تھیں اور سب نے ایک دوسرے کو گلے مل کر مبارکباد دی۔ یہ خطبہ بھی مکرم راویل صاحب کی آواز میں ریکارڈ ہوا تھا اور پھر اُن کی آواز میں خطبات کا ایک سلسلہ شروع ہو گیا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سیدنا مسیح پاک کے خلیفہ کی آواز کو رشین زبان بولنے والے بھائی بہنوں کو سب سے پہلے پہنچانے کا اعزاز بھی اُن کو ہی نصیب ہوا۔ اُن کو خلیفہ وقت کے دست و بازو بننے کی توفیق ملی۔ پھر لکھتے ہیں کہ بعد میں آئے مگر خلافت کی برکت سے خلافت کے سایہ عاطفت میں ہم سے آگے نکل گئے۔ اللہ تعالیٰ اُن سے پیار و محبت کا سلوک فرمائے۔

اللہ تعالیٰ ان جیسے بیشمار سلطانِ نصیر عطا فرمائے۔ ابھی نمازِ جمعہ کے بعد انشاء اللہ ان کا جنازہ حاضر ہے۔ مَیں جنازہ پڑھاؤں گا۔ جنازہ باہر آئے گا۔ مَیں باہر جا کے جنازہ پڑھاؤں گا۔ لوگ یہیں مسجد میں ہی صفیں درست کر لیں گے۔

اس کے علاوہ بھی دو تین غائب جنازے ہیں۔ ایک تو مکرم صاحبزادہ داؤد احمد صاحب ابن مکرم صاحبزادہ محمد شفیع صاحب سرائے نورنگ ضلع بنوں کا ہے۔ صاحبزادہ داؤد احمد صاحب شہید کا تعلق ننھیال اور ددھیال دونوں کی طرف سے حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کے ساتھ ہے۔ یہ جو صاحبزادہ داؤد احمد صاحب ہیں ان کو 23 رجنوری کو صبح پونے دس بجے نورنگ میں شہید کر دیا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ شہید مرحوم کی والدہ محترمہ صاحبزادہ عبدالسلام صاحب کی بیٹی تھیں جو حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کے بیٹے تھے۔ یوں آپ حضرت صاحبزادہ صاحب کے پڑنواسے تھے۔ اسی طرح ددھیال کی طرف سے مکرم داؤد صاحب کے دادا مکرم صاحبزادہ عبدالرب صاحب حضرت صاحبزادہ صاحب کی بہن کے بیٹے تھے جن کی شادی میر اکبر صاحب سے ہوئی اور بعد میں یہ لوگ لاہوری جماعت میں شامل ہو گئے تھے۔ صاحبزادہ داؤد احمد جو شہید ہوئے ہیں ان کا خاندان صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کی شہادت کے بعد افغانستان سے شفٹ ہو کر سرائے نورنگ میں آباد ہو گیا تھا اور آپ کی پیدائش ان کے ہاں 1955ء میں ہوئی۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ ان کو 23 رجنوری کو شہید کر دیا گیا۔ صبح کے وقت تقریباً پونے دس بجے کسی کام کی غرض سے بازار کے لئے نکلے تو سرائے نورنگ میں دو نامعلوم موٹر سائیکل سوار آئے اور آپ پر فائرنگ کر کے شہید کر دیا اور فرار ہو گئے۔ ان کی شہادت سے قبل مؤرخہ سترہ جنوری 2012ء بروز منگل کو سرائے نورنگ میں ختمِ نبوت والوں نے بہت بڑا جلسہ منعقد کیا تھا جس میں انہوں نے جماعت کے خلاف کافی زیادہ گالی گلوچ کی اور سامعین کو اشتعال دلایا۔ یہ شہادت اسی کا شاخسانہ لگتا ہے۔ شہید مرحوم کا ددھیال جیسا کہ میں نے کہا پیغامی احمدی ہو گیا تھا۔ خلافت سے ہٹ گئے تھے، غیر مبائع تھے۔ مرحوم نے آٹھ سال پہلے بیعت کی اور جماعت مبائعین میں شامل ہوئے اور اپنے گھر میں اکیلے احمدی تھے جبکہ دیگر تمام گھر والے لاہوری جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ نہایت نیک اور تہجد گزار، پرہیزگار، زکوٰۃ اور چندوں میں باقاعدہ تھے۔ نیک اور اچھی شہرت کے حامل تھے۔ جماعتی تعاون، لین دین اور عام اخلاق بہت ہی اچھا تھا۔ کسی سے دشمنی کا اندازہ نہیں تھا۔ ان کو 2004ء، 2005ء میں دل کا عارضہ ہوا، تو بائی پاس آپریشن کروایا۔ اُس کے باوجود روزے باقاعدہ رکھتے تھے۔ اپنی نوکری سے انہوں نے ریٹائرمنٹ لے لی جس پر آپ کے بعض ساتھیوں نے آپ سے کہا کہ آپ کی پنشن بنتی ہے۔ آپ پنشن کے لئے اپلائی کریں۔ لیکن آپ نے اُنہیں کہا کہ نوکری کے دوران مجھ سے کئی کوتاہیاں اور خامیاں رہ گئی ہوں گی۔ اس لئے میں اُن کوتاہیوں اور خامیوں کے بدلے یہ پنشن گورنمنٹ کو دیتا ہوں تا کہ گورنمنٹ کا میری طرف کوئی قرض نہ رہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ اپنی زمینوں کی دیکھ بھال کرتے تھے اور سرائے نورنگ کی ایک مارکیٹ میں موجود اپنی دکانوں کے کرایہ پر گزر بسر ہوتا تھا۔ شہید مرحوم کے لواحقین میں دو بھائیوں کے علاوہ ان کی اہلیہ امۃ الحفیظ صاحبہ ہیں۔ آپ کی اولاد کوئی نہیں تھی۔

احمدیوں کو وقتاً فوقتاً جیسا کہ ہم سنتے رہتے ہیں پاکستان میں شہید کیا جا رہا ہے لیکن کیا یہ جو شہادتیں ہیں ہمارے حوصلے پست کر رہی ہیں؟ کئی مرتبہ میں نے بیان کیا ہے کہ لاہور کی مسجد میں جو واقعہ ہوا تھا۔ چوراسی (84) شہید ہوئے تھے تو ان لوگوں کا خیال ہوگا کہ شاید جماعت کے حوصلے پست ہوں گے۔ لیکن مردوں اور عورتوں اور بچوں کے مجھے خط آئے کہ ہمارے حوصلے پہلے سے بڑھے ہیں اور قربانیاں دینے کے لئے یہ درخواستیں تھیں کہ دعا کریں ہم بھی قربانی دینے والوں میں شامل ہوں اور صرف باتیں ہی نہیں ہیں بلکہ عملاً ہر جگہ سے اظہار کیا ہے۔ گزشتہ ماہ لتیہ میں بھی ایک خاتون شہید ہوئی ہیں اُن کا میں نے جنازہ پڑھایا تھا اور یہ ایسی شہادت تھی کہ لوگوں نے مشن ہاؤس پر حملہ کیا، اور وہاں کی جماعت والے جب دفاع کے لئے آگے آئے ہیں تو مردوں کے ساتھ یہ عورتیں بھی شامل تھیں اور یہ ایک جوان عورت جس کے چھوٹے چھوٹے بچے تھے اس موقع پر جب دشمنوں نے حملہ کیا تو یہ ہلاک ہو گئیں۔ کسی قسم کا کوئی خوف اور کوئی ڈر نہیں تھا اور بڑی خوشی سے مقابلہ کرتے ہوئے اس خاتون نے بھی جامِ شہادت نوش کیا۔ پس یہ وہ احمدی عورتیں ہیں اور مرد ہیں اور بچے ہیں جو قربانیوں سے کبھی نہیں ڈرتے۔ پس آج شہید ہونے والے یہ جو ہمارے صاحبزادہ داؤد صاحب ہیں، ان کی شہادت کو بھی اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ ان کی نیکیوں کو، نیک فطرت کو، قبول کرتے ہوئے ہی اللہ تعالیٰ نے ان کو جماعت مبائعین میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی تھی اور پھر یہ بھی توفیق دی کہ انہوں نے شہادت جیسا رُتبہ پایا۔ یہ اُس ایمان کی پختگی اور قربانی کا تسلسل ہے جو جماعت احمدیہ پچھلے ایک سو سال سے زائد عرصے سے دیتی چلی آ رہی ہے۔ اور جس کی ابتداء اس شہید کے، جس کا جنازہ آج ہم پڑھ رہے ہیں، اس کے پڑنانا صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں کی تھی۔ پس آج حضرت صاحبزادہ صاحب کی روح اس بات پر ایک مرتبہ پھر خوش ہوگی کہ اُن کے خون نے سو سال سے زائد عرصہ گزرنے کے بعد بھی اپنے فرض کو نبھایا ہے۔

پاکستان میں احمدیوں کے حالات آجکل بد سے بدتر ہو رہے ہیں، زیادہ سے زیادہ خراب کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس لئے پاکستانی احمدیوں کے لئے بہت دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو ہر لحاظ سے محفوظ رکھے۔ ہر شر سے بچائے اور دشمنوں کی جلد پکڑ کے سامان پیدا فرمائے۔

دوسرا جنازہ جو ہے ہمارے ایک مخلص دوست مکرم مرزا نصیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور کا ہے جو 25 ردسمبر کو فوت ہوئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ انہوں نے 1948ء میں بیعت کی تھی۔ پھر فرقان بٹالین میں شامل ہوئے۔ 1974ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کی طرف سے بعض وکلاء کی جو ٹیم بنائی تھی آپ اس کے ممبر تھے اور سپریم کورٹ میں وکیل کی حیثیت سے جماعت کی خدمت کی توفیق ملی اور بحیثیت صحافی ہفت روزہ لاہور میں اپنے کالموں کے ذریعے بھی جماعت کی خدمت سرانجام دیتے رہے۔ متعدد جماعتی کیسز میں خدمت کے علاوہ آپ کو 1984ء کے ظالمانہ آرڈیننس کے خلاف جماعت کی طرف سے شرعی عدالت میں پیش ہونے والے پینل میں بھی شامل ہونے کا موقع ملا۔ لاہور میں مختلف جماعتی خدمات بھی آپ کی تھیں۔ سیکرٹری رشتہ ناطہ تھے۔ ممبر مجلسِ افتاء تھے۔ قاضی جماعت لاہور تھے۔ پھر اسی طرح ہیومن رائٹس کمیشن کی حیثیت سے بھی خدمت کی توفیق ملی۔ 28 رمئی 2010ء کو جو واقعہ ہوا ہے اُس دن بھی مسجد دارالذکر میں تھے اور ان کا بیٹا بھی ان کے ساتھ ہی تھا۔ ان کا بیٹا وہاں فائرنگ سے زخمی ہوا۔ آپ بڑی ہمت سے آپ وہاں بیٹھے رہے اور اُس کو بھی ہمت دلاتے رہے۔ دعا گو تھے۔ بڑے قناعت پسند تھے۔ صابر شاکر، ملنسار، مخلص انسان تھے۔ خلافتِ احمدیہ کی خاطر ہر قربانی کے لئے ہمیشہ مستعد رہتے تھے اور ہمیشہ ماحول کے مطابق گفتگو کرتے تھے۔ حسِ مزاح بھی اُن میں کافی تھی۔ یہ موصی بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے، مغفرت کا سلوک فرمائے۔

ایک اور جنازہ آسام انڈیا کی رابعہ بیگم صاحبہ کا ہے جو مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب کی اہلیہ ہیں۔ 20 رجنوری کو کلکتہ میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ بنگال اور آسام کی صدر لجنہ کی حیثیت سے انہوں نے لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی ہے۔ اپنے شوہر کے ساتھ سلسلے کے کاموں میں پوری طرح ممد اور معاون رہی ہیں۔ مشرق علی صاحب صوبائی امیر بنگال و آسام ہیں۔ بیمار ہونے کی حالت میں بھی لمبے سفروں میں ساتھ جایا کرتی تھیں۔ بڑی مخلص، نیک، باوفا خاتون تھیں۔ ان کے پسماندگان میں میاں کے علاوہ تین بیٹیاں اور دو بیٹے ہیں۔ ایک ان کے بیٹے عصمت اللہ صاحب ہیں جو جلسے میں بھی نظمیں پڑھتے ہیں۔ ایم ٹی اے میں بھی اُن کی کافی نظمیں ہیں۔ آجکل جاپان میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ بھی مغفرت کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند فرمائے۔ ان سب کا جنازہ جیسا کہ میں نے کہا، ابھی جمعہ کے بعد ادا ہوگا۔

ضروری اعلان

احباب جماعت جو اپنا کوئی مضمون رنظم بدر میں شائع کرنے کیلئے بھجوائیں وہ اپنی جماعت کے صدر رامیر کی سفارش کے ساتھ ہی آئندہ بھجوایا کریں اور جماعتی کارکن ہونے کی صورت میں اپنے دفتر کے افسر کی سفارش کے ساتھ بھجوایا کریں۔ (ایڈیٹر بدر)

Tanveer Akhtar 08010090714
Rahmat Eilahi 09990492230

ADEEBA APPAREL'S

Contact for all types Manufacturing of
SUITS & SHERWANI
House No. 1164, Gali Samosaan Farash Khana Delhi- 110006

خطبہ جمعہ

اس زمانے میں خدا تعالیٰ سے سچا تعلق جوڑنے کا طریق اور اسلوب ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سکھائے۔ بہت سے احمدی ہیں جو اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کا تجربہ رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے سچے تعلق کی وجہ سے خواب، رؤیا، کشف وغیرہ کی صورت میں اللہ تعالیٰ اُنہیں بتاتا ہے کہ اس طرح ہوگا اور بالکل ویسے ہو جاتا ہے۔

جو لوگ خدمت کر رہے ہیں، نیک سلوک کر رہے ہیں، اپنے علم اور عمل سے دوسروں کو فائدہ پہنچا رہے ہیں اور صرف اس لئے کہ خدا تعالیٰ کو راضی کرنا ہے تو یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو متقی بھی ہیں اور محسن بھی ہیں۔

اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ دوسرے کے حقوق ادا کرو۔ اس سے پہلے کہ دوسرا اپنے حق کا مطالبہ کرے اُس کا حق ادا کرو۔ بلکہ اُس پر احسان کرتے ہوئے انسانیت کی قدروں کو قائم کرنے کے لئے محسنین میں شمار ہو جاؤ۔ اُن کی ضروریات کا اُن سے بڑھ کر خیال رکھو۔

دوسروں کی دولت پر قبضہ کرنے کے لئے اپنے ملکی مفادات کی آڑ کے بہانے بنانا، یہ چیز غلط ہے۔ دوسروں کے مفادات پامال کر کے اپنے نام نہاد حق کو حاصل کرنے کی کوشش کرنا، یہ غلط ہے۔ یہ سب چیزیں خود غرضی دکھانے والی ہیں، یا ایسی باتیں ہیں جو صرف فسادات کو فروغ دیتی ہیں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 3 رفروری 2012ء بمطابق 3 رتبلیغ 1391 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ مورڈن۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ
وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ (النحل:129)

اس آیت کا ترجمہ ہے کہ یقیناً اللہ اُن لوگوں کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور وہ جو احسان کرنے والے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''قرآنِ شریف میں تمام احکام کی نسبت تقویٰ اور پرہیزگاری کے لئے بڑی تاکید ہے''۔

(ایام الصلح روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 342)

پس یہ تقویٰ ہی وہ بنیادی چیز ہے جو خدا تعالیٰ کا قرب دلاتی ہے۔ اس آیت میں جو میں نے تلاوت کی جیسا کہ سب نے سن لیا اور ترجمہ بھی مَیں نے بیان کر دیا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ إِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا (النحل:129) یقیناً اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا، پہلی بات یہ بیان کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کے ساتھ ہے جنہوں نے اُن راستوں کو اختیار کیا جو تقویٰ پر لے جانے والے راستے ہیں۔ پس اس بات سے یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ دنیا میں دو طرح کے انسان ہیں، ایک وہ جو تقویٰ پر چلنے والے ہیں اور خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اعمالِ صالحہ بجا لانے والے ہیں اور ہر نیکی یا ہر اچھے عمل کو کرنے کی کوشش کرنے والے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں، تاکہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو۔ دوسرے وہ لوگ جو گو بعض اچھی باتیں اور نیک کام کر لیتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ اُن کے سامنے نہیں ہوتا، یا وہ ہر کام کرتے وقت اس بات کو نہیں سوچتے کہ خدا تعالیٰ ہر وقت ہماری نگرانی فرما رہا ہے، ہمیں دیکھ رہا ہے۔

اس دوسری قسم میں وہ لوگ بھی ہیں جو خدا تعالیٰ پر یقین رکھتے ہیں یا کم از کم اتنا مانتے ہیں کہ ایک خدا ہے جو زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے۔ لیکن کوئی کام کرتے ہوئے، کوئی عمل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا اُن لوگوں کے پیشِ نظر نہیں ہوتی۔ کوئی نیک کام بھی کر رہے ہوں تو یہ مقصد نہیں ہوتا کہ خدا تعالیٰ کو راضی کرنا ہے۔

اور دوسرے وہ جو سرے سے خدا تعالیٰ پر یقین ہی نہیں رکھتے۔ اللہ تعالیٰ کے وجود پر یقین نہیں رکھتے۔ اللہ تعالیٰ کے وجود کے منکر ہیں۔ ان دونوں قسم کے لوگوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں نہیں ہوتا۔ میں لوگوں کے ساتھ ہوتا ہوں جو پہلی قسم کے لوگ ہیں جو تقویٰ پر چلنے والے ہیں۔

لیکن اللہ تعالیٰ کی صفتِ ربوبیت تقویٰ پر نہ چلنے والوں کو بھی بعض چیزوں سے، بعض نعمتوں سے اتنا ہی نواز رہی ہوتی ہے جتنا ایک متقی کو لیکن یہ صرف دنیاوی چیزوں میں حصہ ہے۔ مثلاً سورج کی روشنی ہے، ہوا ہے۔ ان چیزوں سے ایک مومن متقی بھی اُتنا ہی فیض پا رہا ہوتا ہے جتنا ایک دہریہ۔ یا دنیاوی چیزیں ہیں مثلاً سائنس میں ترقی سے یا جو نئی دنیاوی تعلیم ہے، تجربات ہیں، نئی ایجادات ہیں، اُن کے لئے دماغ لڑانے کے بعد اُن سے حاصل شدہ نتائج سے ایک دہریہ بھی محنت کا اُتنا ہی پھل لے گا جتنا کہ ایک متقی اور پرہیزگار۔ زمین کی کاشت کرنے میں مثلاً ایک زمیندار کی جو محنت ہے، اس سے ایک دہریہ بھی فائدہ اُٹھاتا ہے اور متقی بھی۔

جو تقویٰ پر نہ چلنے والے ہیں یا دہریہ ہیں، خدا تعالیٰ کو نہ ماننے والے ہیں، ان پر بھی اگر اللہ تعالیٰ کی صفتِ ربوبیت اور رحمانیت کام نہ کر رہی ہو تو ایک لحہ کے لئے بھی ان کا زندگی گزارنا مشکل ہے اور وہ ایک لحہ بھی اس دنیاوی زندگی کا نہیں گزار سکتے۔ پس جس انسان کو اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں پیدا کیا اس کے لئے دو راستے رکھے، نیکی کا اور بدی کا۔ لیکن بعض معاملات میں دونوں طرح کے عمل کرنے والوں کو بعض نعمتوں سے مشترکہ طور پر نوازا ہے۔

بہرحال یہاں یہ بات واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کے لئے اپنا جو قانونِ قدرت ہے وہ ایک رکھتا ہے۔ لیکن یہاں مَیں اس بات کی بھی وضاحت کر دوں کہ اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کا جلوہ دکھانے کے لئے ایک ہی قسم کے حالات میں بعض دفعہ، بعض اوقات مومن متقی کی کوشش کو زیادہ پھل لگاتا ہے۔ مثلاً زمیندارہ میں بظاہر ایک جیسی نظر آنے والی فصل دعاؤں کی وجہ سے زیادہ پیداوار دے جاتی ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب سندھ میں زمینیں آباد کیں تو نگرانی کے لئے شروع شروع میں بعض بزرگوں کو بھی بھیجا۔ اُن میں ایک حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری تھے۔ ایک دفعہ پہلے بھی مَیں بیان کر چکا ہوں کہ ایک دفعہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ دورہ پر تشریف لے گئے۔ کپاس کی فصل دیکھ رہے تھے تو انہوں نے حضرت مولوی صاحب سے پوچھا، یہ صحابی بھی تھے کہ کیا اندازہ ہے، اس میں سے کتنی فصل نکل آئے گی۔ انہوں نے اپنا جو اندازہ بتایا وہ، حضرت مرزا بشیر احمد صاحب وغیرہ جو ساتھ تھے، اُن کے خیال میں یہ غلط تھا۔ تو وہ یا غالباً درد صاحب دونوں باتیں کرنے لگے کہ حضرت مولوی صاحب کچھ زیادہ اندازہ بتا رہے ہیں۔ حضرت مولوی صاحب نے اُن کی باتیں سُن لیں۔ انہوں نے کہا کہ میاں صاحب! جو اندازہ مَیں بتا رہا ہوں انشاء اللہ تعالیٰ کم از کم اتنا ضرور نکلے گا کیونکہ میں نے ان کھیتوں کے چاروں کونوں پر نفل ادا کئے ہوئے ہیں۔ مجھے اس بات پر یقین ہے کہ میرے نفل اس پیداوار کو بڑھائیں گے۔ چنانچہ اُتنی پیداوار نکلی۔

(ماخوذ از سیرت احمد از حضرت قدرت اللہ صاحب سنوری صفحہ 2 مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس ربوہ 1962)

تو اللہ تعالیٰ ایک ہی طرح کے موسمی حالات میں، ایک ہی طرح کے فصلوں میں جو ان

پٹس (Inputs) ڈالے جاتے ہیں، جو کھاد، بیج وغیرہ چیزیں ڈالی جاتی ہیں، اُن کے باوجود دعاؤں کے طفیل اپنے ہونے کا ثبوت دیتا ہے اور پیداوار میں اضافہ کرتا ہے۔

دنیا کے معاملات میں بھی ایک متقی کو اللہ تعالیٰ کی معیت کا ثبوت مل جاتا ہے۔لیکن اس مادّی دنیا کے علاوہ خدا تعالیٰ پر یقین رکھنے والے، اُس پر کامل ایمان رکھنے والے شخص کی ایک روحانی دنیا بھی ہے جس کے فائدے، جس کی لذات دنیا والوں کو نظر نہیں آتیں اور نہ آ سکتی ہیں۔ان لوگوں کی سوچ بہت بلند ہوتی ہے جو تقویٰ پر چلنے والے ہیں۔وہ اس دنیا سے آگے جا کر بھی سوچتے ہیں۔غیب پر ایمان لاتے ہیں۔آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔خدا تعالیٰ کے وعدوں پر کامل ایمان اور یقین ہوتا ہے۔جب دعا کے لئے ہاتھ اُٹھاتے ہیں تو قبولیت کے نشان دیکھتے ہیں۔اس زمانے میں خدا تعالیٰ سے سچا تعلق جوڑنے کے یہ طریق اور اسلوب ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سکھائے۔ بہت سے احمدی ہیں جو اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کا تجربہ رکھتے ہیں۔اللہ تعالیٰ سے سچے تعلق کی وجہ سے خواب، رؤیا، کشف وغیرہ کی صورت میں اللہ تعالیٰ اُنہیں بتاتا ہے کہ اس طرح ہوگا اور اُس طرح بالکل ویسے ہو جاتا ہے۔پھر اس معیت کا یہ مطلب بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مرنے کے بعد کی زندگی کے انعامات کے جو وعدے فرمائے ہیں وہ بھی پورے ہوں گے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تقویٰ پر قائم رہے تو اس دنیا کے انعامات بھی حاصل کرو گے اور اخروی زندگی کے بھی۔پس یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ متقی اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے جب کوئی عمل کرتا ہے تو دنیا و آخرت کی حسنات اُسے ملتی ہیں۔جیسا کہ مَیں نے پہلے بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اعمالِ صالحہ بجالانے والے متقی ہیں۔یہ ایک بہت ضروری چیز ہے کہ ایسے نیک اعمال بجالانے والے، صالح اعمال بجالانے والے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر انہیں بجالاتے ہیں وہی ہیں جو تقویٰ پر چلنے والے ہیں۔کئی دوسرے لوگ بھی ہیں جو نیکیاں کر جاتے ہیں، نیک عمل کرتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کی خاطر نہیں کرتے۔اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے نہیں کرتے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے متقی کی جو تعریف بیان فرمائی ہے اس کے مطابق ہر بڑے اور چھوٹے گناہ سے بچنا ضروری ہے اور نہ صرف برائیوں سے بچنا ضروری ہے بلکہ نیکیوں میں اور اعلیٰ اخلاق میں ترقی کرنا بھی ضروری ہے اور پھر خدا تعالیٰ سے سچی وفا کا تعلق بھی ضروری ہے۔یہ چیزیں ہوں گی تو ایک شخص متقی کہلا سکتا ہے۔اور خدا تعالیٰ سے سچی وفا کیا ہے؟ یہی کہ اُس کی عبادت کا حق ادا کرنے کی کوشش کی جائے اور حتی المقدور خدا تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کے لئے اپنی تمام تر کوششوں کو بروئے کار لایا جائے اور جب یہ حالت ہوگی تو پھر اللہ تعالیٰ نے اسی آیت میں تقویٰ سے آگے کے قدم کا ذکر فرمایا ہے۔

فرمایا۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْن۔ محسن کا مطلب ہے کسی کو انعام دینا۔ بغیر کسی کی کوشش کے اُس کو نوازنا یا کسی سے اچھا سلوک کرنا۔ایسے جو نوازنے والے ہوتے ہیں وہ محسن کہلاتے ہیں۔پھر محسن کا یہ مطلب بھی ہے کہ انسان کا اپنے کام میں کمال درجے کو حاصل کرنا۔اپنے کام کا اچھا علم حاصل کرنا اور ہر عمل ایسا جو موقع اور محل کے لحاظ سے بہترین ہو۔گویا محسن دو طرح کے ہیں۔ایک وہ جو دوسروں کے لئے درد رکھتے ہوئے اُن کی خدمت پر ہر وقت تیار رہتے ہیں۔قطع نظر اس کے کہ کوئی کس مذہب اور فرقے سے تعلق رکھتا ہے، کون کس قوم کا ہے؟ اُس کی خدمت پر مأمور ہیں، کوشش ہوتی ہے کہ ہم انسانیت کی خدمت کریں۔اور پھر یہ بھی کہ وقت پڑنے پر دوسرے کے کام آ کر اُس کی خدمت میں اس حد تک بڑھ جائیں کہ جس حد تک آسانیاں پیدا کر سکتے ہیں دوسرے کے لئے کی جائیں۔

پس ہر احمدی کا فرض ہے کہ اس جذبے کے تحت اُسے انسانیت کی خدمت کرنی چاہئے۔اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے احمدی ہیں جو اس جذبے کے تحت خدمت کرتے ہیں، کام کرتے ہیں۔ بیشک وہ محسن تو ہوتے ہیں لیکن احسان جتانے والے نہیں ہوتے۔ محسن وہ نہیں جو احسان کر کے احسان جتائے۔کیونکہ اگر احسان جتا دیا تو پھر تقویٰ اور اچھے خُلق کا اظہار نہیں ہوگا۔تقویٰ تبھی ہے جب احسان کر کے پھر احسان جتایا نہ جائے۔

مَیں مثال دیتا ہوں۔ ہمارے انجینئرز ہیں، ڈاکٹر ہیں یا دوسرے شعبوں سے تعلق رکھنے والے نوجوان لڑکے ہیں، جب افریقہ میں والنٹیئرز جاتے ہیں جہاں بہت سارے پروجیکٹ شروع ہیں، وہ اُن میں کام کرنے کے لئے جاتے ہیں۔مثلاً مقامی محروم لوگوں کو پینے کا پانی مہیا کرنے کے لئے ہینڈ پمپ لگا رہے ہیں۔بجلی مہیا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔اُن کے لئے سکول بنا رہے ہیں تا کہ اُن کے لئے تعلیم کی سہولتیں آسان ہو جائیں۔صحت کی سہولیات مہیا کرنے کے لئے کلینک اور ہسپتال بنا رہے ہیں تا کہ اُن میں آسانیاں پیدا ہوں، اُن کی تکلیفوں کو دور کیا جائے۔اور پھر ہمارے ٹیچر اور ڈاکٹر وہاں کئی کئی سال رہ کر خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ نامساعد حالات میں وہاں رہتے ہیں۔بعض ایسی جگہیں بھی ہیں جہاں بجلی نہیں، پانی نہیں، لیکن وہاں جا کر رہتے ہیں، خدمت کے جذبے کے تحت رہتے ہیں، اُن لوگوں میں شمار ہونے کے لئے وہاں جاتے ہیں جن کا شمار محسنین میں ہوتا ہے۔تو یہ وہ خدمت اور نیک سلوک ہے جو کسی معاوضے کی لالچ میں نہیں ہوتا بلکہ خالصتاً اللہ تعالیٰ کا تقویٰ دل میں رکھتے ہوئے انسانیت کی خدمت کے لئے ہوتا ہے۔

اسی طرح دنیا کے مختلف ممالک میں جو طوفان اور زلزلے وغیرہ آتے ہیں وہاں بھی ہمارے ڈاکٹر اور والنٹیئر جاتے ہیں۔ ہیومینیٹی فرسٹ کے تحت خدمت سرانجام دیتے ہیں اور کسی لالچ کے لئے نہیں جاتے بلکہ خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے جاتے ہیں۔اور بھی بہت سارے لوگ ہیں جو خدمت کر رہے ہوں گے لیکن اُن کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ کی رضا نہیں ہوتی۔تو جو لوگ خدمت کر رہے ہیں، نیک سلوک کر رہے ہیں، اپنے علم اور عمل سے دوسروں کو فائدہ پہنچا رہے ہیں اور صرف اس لئے کہ خدا تعالیٰ کو راضی کرنا ہے تو یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو متقی بھی ہیں اور محسن بھی ہیں۔

جیسا کہ مَیں پہلے بھی ایک خطبے میں بتا چکا ہوں کہ احمدی انجینئر جو ہیں انہوں نے برکینا فاسو میں ایک ماڈل ولیج بنایا جس میں بجلی پانی کی سہولت ہے۔ پکے فٹ پاتھ، سٹریٹ لائٹس، کمیونٹی سنٹر ہے جو مقامی ضرورت کو پورا کرنے والا ہے، اُس میں جمع ہو کے وہ اپنے فنکشن کرتے ہیں۔اسی طرح چھوٹے سے گرین ہاؤس ہیں جس میں سبزیاں وغیرہ لگائی جاتی ہیں جو مقامی ضرورت کو پورا کر سکیں۔اُن کو اِری گیشن (Irrigation) کے لئے پانی مہیا کرنا، اسی طرح ہمارے آدمی ہینڈ پمپ وغیرہ مختلف دیہاتوں میں لگا رہے ہیں۔ جب یہ کام کر رہے ہوتے ہیں اور جب کام مکمل ہو جاتا ہے تو وہاں کے مقامی لوگوں کی جو خوشی ہوتی ہے وہ دیکھنے والی ہوتی ہے۔ جب یہ تصویریں لے کے یہاں آتے ہیں تو احساس ہوتا ہے کہ کتنا بڑا کام ہے۔جس کو ہم تو معمولی سمجھ رہے تھے لیکن اُن لوگوں کے نزدیک اس کی کتنی اہمیت ہے۔اُن کے چہروں پر کس طرح خوشی ہے۔آٹھ دس سال کا بچہ جو پانچ پانچ میل سے ایک بالٹی سر پر اُٹھا کر لے کے آ رہا ہو، اُس کے لئے تو یہ ایک نعمت ہے کہ اُس کو گھر میں پینے کا صاف پانی مل جائے۔اب یہ سب کام جو ہے یہ کسی بدلے کے طور پر تو نہیں ہو رہا اور نہ پھر کبھی احسان جتایا جاتا ہے۔ بلکہ ہمارے نوجوان اور انجینئر جب کام کر کے واپس آتے ہیں تو شکرگزار ہوتے ہیں کہ آپ نے ہمیں موقع دیا اور یہ بھی وعدہ کرتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی جائیں گے۔

اس سال پانچ ماڈل ویلیج مختلف ملکوں میں بنائے جا رہے ہیں، انشاء اللہ۔ بعض ملکوں کی ذیلی تنظیموں نے، مثلاً امریکہ، یوکے وغیرہ کے انصار اللہ نے خرچ پورا کرنے کی ذمہ واری اُٹھائی ہے۔اسی طرح ہیومینٹی فرسٹ والوں نے بھی اس میں کچھ حصہ ڈالا ہے۔ جرمنی والوں کو بھی میں نے کہا ہے۔تو یہ جذبہ خدمت اِن کام کرنے والوں کو محسنین میں شمار کرتا ہے۔اور اسی طرح جو اس خدمت کے لئے فنڈ مہیا کرتے ہیں وہ بھی اُن میں شمار ہوتے ہیں۔ ایک احمدی جس نے زمانے کے امام کو مانا ہے، تقویٰ پر چلنے کا عہد کیا ہے، وہ حتی المقدور اُس تقویٰ کے حصول کی کوشش بھی کرتا ہے اور محسنین میں شامل ہونے کی کوشش بھی کرتا ہے تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں ایسے لوگوں کے ساتھ ہوں اور مَیں ہمیشہ ایسے لوگوں کے ساتھ رہتا ہوں۔

ہمارے لڑکے جن کا مَیں نے کہا جب یہ کام کر کے واپس آتے ہیں تو خود بھی بیان کرتے ہیں کہ ہمارے کاموں میں کس طرح بعض دفعہ بعض مشکلات پیش آئیں اور کس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کا جلوہ دکھایا اور نامعلوم طریقے سے، غیر محسوس طریقے سے اُن مسائل کو حل کر دیا اور وہ کہتے ہیں کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ہمارا یقین مزید بڑھتا ہے۔

اسی طرح جیسا کہ مَیں نے کہا محسنین کا یہ مطلب بھی ہے کہ اپنی بھی فکر کرنا اور اپنے علم و عرفان کو بھی کمال تک پہنچانے کی کوشش کرنا اور یہ احسان اپنے پر بھی ہے۔نیک صالح عمل کو اپنی زندگی کا حصہ بنانا اور پھر اس میں بڑھنا یہ بھی اس کا ایک مطلب ہے۔اور پھر یہ کہ علم و معرفت سے خود بھی فائدہ اُٹھاتے ہوئے اس کو اپنی زندگی پر لاگو کرنا اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچانا۔ جتنا جتنا علم و معرفت زیادہ ہوگا اور پھر اس سے دوسروں کو فائدہ پہنچانے کی کوشش بھی ہوگی تو پھر اس سے محسنین میں شامل ہونے کی ایک اور معراج ملتی ہے۔قدم پھر آگے بڑھتے ہیں۔ ایک نئے راستے کا تعین ہوتا ہے جو مزید روحانی اور اخلاقی ترقی کی طرف لے کر جاتا ہے اور جب یہ روحانی اور اخلاقی ترقی ہوتی ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کی معیت کے نئے زاویے بھی نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے قرب کا تعلق بڑھتا ہے۔اُس کی صفات کا مزید ادراک پیدا ہوتا ہے اور پھر تقویٰ میں بھی ترقی ہوتی ہے۔گویا کہ ایک سائیکل (Cycle) ہے، ایک چکر ہے جو نیکیوں کے اردگرد گھومتے ہوئے، تقویٰ کے اعلیٰ مدارج تک لے جاتے ہوئے خدا تعالیٰ تک لے جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے پھر توفیق بڑھتی ہے۔ پھر مزید نیکیوں کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے اور پھر نتیجتاً ان چیزوں سے، ان باتوں سے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا زیادہ عرفان حاصل ہوتا ہے۔تو یہ وہ احسان ہے، محسن بنتا ہے جو اللہ تعالیٰ ایک انسان کو بناتا ہے۔ جو احسان جتانے والے محسن نہیں ہوتے بلکہ دوسروں کی خاطر قربانی کر کے اپنے اوپر سختی وارد کرتے ہیں اور اپنے حقوق چھوڑتے ہیں، پھر وہ اس اصول پر چلتے ہیں کہ اپنے حقوق لینے پر زور نہ دو بلکہ دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دو۔

مَیں اکثر غیروں کے سامنے، جو بھی لیڈر ملتے ہیں یا اسلام پر اعتراض کرنے والے بعض دنیادار لوگ، یا اسلام کی تعلیم سے پوری طرح واقفیت نہ رکھنے والے، اُن کے سامنے یہ بات بھی پیش کرتا ہوں کہ دنیا والوں کا تمام زور اس بات پر ہے کہ ہمارے حقوق ادا کرو اور پھر اپنے حقوق کا ایک معیار قائم کر کے پھر اس کے حاصل کرنے کے لئے جو بھی بن پڑتا ہے وہ کرتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں نہ حقوق مانگنے والا انصاف سے اور تقویٰ سے کام لیتا ہے اور نہ حقوق دینے والا انصاف اور تقویٰ سے کام لیتا ہے، اس میں مسلمان بھی شامل ہیں، غیر مسلم بھی شامل ہیں۔اور نتیجتاً فساد پیدا ہوتا ہے۔ جبکہ اسلام یہ تعلیم دیتا ہے اور مسلمانوں کو اس تعلیم پر عمل کرنا چاہئے اور اگر یہ عمل کریں تو جو بھی اس وقت حکومتوں میں اور ملکوں میں، دنیا میں فساد ہیں وہ کم از کم مسلمان ملکوں میں کبھی نہ ہوں۔

اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ دوسرے کے حقوق ادا کرو۔ اس سے پہلے کہ دوسرا اپنے حق کا مطالبہ کرے اُس کا حق ادا کرو۔ بلکہ اُس پر احسان کرتے ہوئے انسانیت کی قدروں کو قائم کرنے کے لئے محسنین میں شمار ہو جاؤ۔ اُن کی ضروریات کا اُن سے بڑھ کر خیال رکھو۔ مثلاً ملازمین کے بارے میں، خادموں کے بارے میں حدیث میں آیا ہے کہ جو خود پہنو اپنے غریب ملازم کو پہناؤ۔ جو خود کھاؤ اُسے کھلاؤ۔

(بخاری کتاب العتق باب قول النبی ﷺ العبید اخوانکم فاطعموھم مما تاکلون حدیث 2545)

اس تعلیم کو اگر دنیا کے وسیع تر تناظر میں دیکھا جائے تو کسی بھی ملک کے عوام بھوکے نہیں رہ سکتے، اُن کے حقوق کبھی پامال نہیں ہو سکتے۔ وہ ننگے نہیں رہیں گے۔ ٹی وی پر مختلف افریقن ممالک کی تصویریں دکھائی جاتی ہیں۔ بچے فاقوں کی زندگی گزار رہے ہیں۔ بہت سارے خوراک کی کمی کی وجہ سے قریب المرگ ہیں یا بڑھوتری اُن کی صحیح نہیں ہے۔ مالنورشڈ (Malnourished) ہیں۔ مائیں بھوکی ہیں۔ چھوٹے بچوں کو دودھ نہیں پلا سکتیں۔ پس اگر وسائل پر قبضہ کرنے کی سوچ کے بجائے حقوق کی ادائیگی پر توجہ دی جائے، محسنین بنتے ہوئے دوسروں کی صلاحیتوں کو بڑھایا جائے۔ خود غریبوں کو اُن کے پاؤں پر کھڑا کیا جائے تو یہ مسائل جو دنیا میں پیدا ہوئے ہوئے ہیں خود بخود ختم ہو جائیں گے۔ اگر مسلمان حکومتیں بھی اپنے ملکوں میں اس بات کا خیال رکھنے والی ہوں اور لیڈر اپنے بنک بیلنس بنانے کی بجائے عوام کا خیال رکھنے والے ہوں، محسنین بننے کی کوشش کرنے والے ہوں، تقویٰ پر چلنے والے ہوں تو اس خوبصورت تعلیم کے بعد کبھی ہمارے مسلمان ملکوں میں بے چینی اور غربت اور افلاس کی یہ حالت نہیں ہو سکتی۔ لیکن بدقسمتی سے سب سے زیادہ مسلمان ملکوں میں یہ حال ہے اور پھر غیر بھی اُس سے فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ تو جب بھی مَیں نے لوگوں کے سامنے یہ بیان کیا کہ اگر یہ صورتحال ہو، اور تم لوگ بھی اگر انصاف سے کام لیتے ہوئے کام کرو تو یہ مسائل جو دنیا میں پیدا ہوئے ہوئے ہیں یہ خود بخود ختم ہو جائیں گے۔ اس پر اکثر یہی کہتے ہیں کہ اصل یہی چیز ہے اور یہ اسلام کی بڑی خوبصورت تعلیم ہے۔ لیکن جب اپنی مجلسوں میں واپس جاتے ہیں تو پھر ذاتی مفادات آڑے آ جاتے ہیں۔ یعنی ملکی اور قومی مفادات کی دوڑ شروع ہو جاتی ہے۔ ملکی مفادات ضرور ہونے چاہئیں اگر وہ حق اور انصاف پر قائم رہتے ہوئے ہوں۔ دوسروں کا حق مار کے نہ ہوں تو پھر ضرور اُن پر عمل ہونا چاہئے۔ اور ظاہر ہے کہ پہلے خود انسان اپنے آپ کو سنبھالتا ہے۔ اسی طرح ملکوں کا فرض ہے کہ اپنے آپ کو سنبھالیں۔ لیکن دوسروں کی دولت پر قبضہ کرنے کے لئے اپنے ملکی مفادات کی آڑ کے بہانے بنانا یہ چیز غلط ہے۔ دوسروں کے مفادات پامال کر کے اپنے نام نہاد حق کو حاصل کرنے کی کوشش کرنا یہ غلط ہے۔ یہ سب چیزیں خود غرضی دکھانے والی ہیں۔ یا ایسی باتیں ہیں جو صرف فسادات کو فروغ دیتی ہیں۔

بہرحال ہر احمدی کا کام ہے کہ وہ تقویٰ پر چلتے ہوئے اور محسنین میں شمار ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے قرب کے نظارے دیکھنے کی کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ کی معیت میں آنے کی کوشش کرے اور یہی ایک صورت ہے جس سے ہم اپنی اصلاح کرنے والے بھی ہو سکتے ہیں اور معاشرے کو بھی اپنے محدود دائرے میں فساد سے بچا سکتے ہیں۔ ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ صِبْغَةَ اللّٰہِ بنتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی صفات اپنے دائرے میں، اپنی استعدادوں کے مطابق اختیار کرنے کی کوشش کریں۔ حقوق العباد کی ادائیگی کیلئے تیار رہیں تو یہ دنیا کی نعمتیں ہماری خادم بن جائیں گی۔ ہماری زندگی میں ان دنیاوی چیزوں کی حیثیت ثانوی ہو جائے گی اور پھر وہی بات کہ جب خالصتاً اللہ تعالیٰ کی خاطر انسان یہ کام کر رہا ہوگا تو پھر تقویٰ میں ترقی ہوگی۔ غرض کہ جس زاویے سے بھی ہم دیکھیں، خدا تعالیٰ کی رضا ہماری سوچوں کا محور ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مضمون کو کہ احسان کرنے والوں کو وہ کس طرح نوازتا ہے، قرآنِ کریم میں ایک جگہ اس طرح بیان فرمایا ہے۔ فرماتا ہے بَلٰی۔ مَنْ اَسْلَمَ وَجْھَہٗ لِلّٰہِ وَھُوَ مُحْسِنٌ فَلَہٗٓ اَجْرُہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ (البقرۃ:113) جان لو یہ سچ ہے کہ جو بھی اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دے اور وہ احسان کرنے والا ہو تو اُس کا اجر اُس کے رب کے پاس ہے۔ اور اُن لوگوں پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میری ذات تمہارا محور ہو جائے گا، صرف میرے ارد گرد تم گھومو گے تو میری رضا کا حصول ہو جائے گا۔ کلیۃً جب ایک مومن، متقی بندہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے سپرد کر دیتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ خود اُس کا متکفّل ہو جاتا ہے۔ اس کے تمام غم ختم ہو جاتے ہیں۔ اُس کی تمام فکریں اور خوف بے حیثیت ہو جاتے ہیں۔ جو شخص اپنا سب کچھ اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہوئے اُس کے آگے خالص ہو کر جھکنے والا بن جائے، محسن ہوتے ہوئے اپنی تمام تر صلاحیتیں خدمتِ خلق اور خدمتِ انسانیت کے لئے صَرف کر دے تو اُس کو کیا غم اور خوف ہوگا؟ یہ دونوں کام ایسے ہیں جو حقیقی تقویٰ کی پہچان ہیں۔ بندے کو خدا تعالیٰ کے پیار کی آغوش میں لے آتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ’’متقی بننے کے واسطے یہ ضروری ہے کہ بعد اس کے کہ موٹی باتوں جیسے زنا، چوری، تلفِ حقوق، ریاء، عجب، حقارت، بخل کے ترک میں پکا ہو تو اخلاق رذیلہ سے پرہیز کر کے اُن کے بالمقابل اخلاق فاضلہ میں ترقی کرے۔ لوگوں سے مروت، خوش خلقی، ہمدردی سے پیش آوے۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچی وفا اور صدق دکھلاوے۔ خدمات کے مقام محمود تلاش کرے۔ ان باتوں سے انسان متقی کہلاتا ہے۔ اور جو لوگ ان باتوں کے جامع ہوتے ہیں۔ وہی اصل متقی ہوتے ہیں۔ (یعنی اگر ایک ایک خلق فرداً فرداً کسی میں ہو تو اسے متقی نہ کہیں گے جب تک بحیثیت مجموعی اخلاق فاضلہ اس میں نہ ہوں) اور ایسے ہی شخصوں کے لئے لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ (البقرہ:63) ہے۔ اور اس کے بعد ان کو کیا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ایسوں کا متولّی ہو جاتا ہے جیسے کہ وہ فرماتا ہے وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ (الاعراف:197)‘‘۔ یعنی وہ نیکوں کا ساتھ دیتا ہے، اُن کا متولی ہو جاتا ہے۔

فرمایا کہ ’’حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ ہو جاتا ہے جس سے وہ پکڑتے ہیں۔ ان کی آنکھ ہو جاتا ہے جس سے وہ دیکھتے ہیں۔ ان کے کان ہو جاتا ہے جس سے وہ سنتے ہیں۔ ان کے پاؤں ہو جاتا ہے جس سے وہ چلتے ہیں۔ اور ایک اور حدیث میں ہے کہ جو میرے ولی کی دشمنی کرتا ہے۔ مَیں اس سے کہتا ہوں کہ میرے مقابلہ کے لئے تیار رہو۔ ایک جگہ فرمایا ہے کہ جب کوئی خدا کے ولی پر حملہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس پر ایسے جھپٹ کر آتا ہے جیسے ایک شیرنی سے کوئی اس کا بچہ چھینے تو وہ غضب سے جھپٹتی ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 680-681 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس کیا ہی خوش قسمت ہیں وہ جن کا ولی اللہ تعالیٰ ہو جاتا ہے۔ اور جن کا ولی خدا تعالیٰ ہو جاتا ہے اُن کے غم اور خوف تو ویسے ہی ختم ہو جاتے ہیں۔ آئندہ کے لئے نیک عمل کرنے کی طرف اُن کی توجہ ہو جاتی ہے۔ گزشتہ کے اگر کوئی برے عمل ہیں تو اُن سے معافی ہو جاتی ہے۔ انسان کو اپنے مستقبل کے بارے میں خوف رہتا ہے۔ یہاں مثلاً بہت سارے اسائلم سیکرز (Asylum Seekers) آئے ہوئے ہیں، اُن کو ہر وقت فکر پڑی رہتی ہے کہ پتہ نہیں ہمارا کیا فیصلہ ہوگا، کیا بنے گا؟ بعض میں نے دیکھے ہیں، اس خوف کی وجہ سے کئی کئی کلو اپنا وزن کم کر چکے ہیں۔ ملتے ہیں تو چہرے پر ہوائیاں اُڑ رہی ہوتی ہیں۔ کوئی اپنے بزنس کے حالات کی وجہ سے پریشان ہے۔ خوفزدہ رہتا ہے کہ پتہ نہیں آئندہ کیا ہوگا؟ طلباء ہیں تو اپنے امتحانوں کی وجہ سے خوفزدہ رہتے ہیں۔ غرض آئندہ آنے والی باتیں انسان کو ایک خوف کی حالت میں رکھتی ہیں جب تک کہ اُن کے نتائج اُن پر ظاہر نہ ہو جائیں۔ اسی طرح حزن ہے یا غم ہے جو گزری ہوئی باتوں کا ہوتا ہے۔ جتنا بڑا غم ہو انسان اُتنا ہی زیادہ غمگین رہتا ہے۔ بعض دنیادار اپنے کاروباروں کے نقصان میں اس قدر غمگین ہو جاتے ہیں کہ اُس کا مستقل روگ لگا لیتے ہیں۔ بعض دماغی توازن کھو بیٹھتے ہیں، بعض پر دل کے ایسے حملے ہوتے ہیں کہ مستقل بستر پر لیٹ جاتے ہیں یا دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔ بہرحال ایک متقی مومن اور احسان کرنے والے کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُن کو نہ کوئی خوف ہوگا، نہ غم۔ ایک دیندار انسان جس کو خدا تعالیٰ کی صفات کا صحیح ادراک ہے اور اُس کے مطابق وہ اپنی زندگی گزارنے کی کوشش کرتا ہے، وہ کبھی بھی دنیا کے غموں کو اپنا روگ نہیں بناتا۔ بیشک نیک لوگوں کو خوف کی حالت بھی آتی ہے، غم کی حالت بھی آتی ہے لیکن وہ دنیا کے غم نہیں ہوتے، وہ خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے غم ہوتے ہیں۔ وہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے بچنے کا خوف ہوتا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک شعر میں فرمایا کہ ؎

اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب　　　کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب

(نشان آسمانی روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 410)

پس یہ دلدار کو راضی کرنے کی فکر اور خوف ہوتا ہے، اور یہ خوف جو ہے اُن کی توجہ دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کی طرف مبذول کراتا ہے اور اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (الرعد:29) کی آواز اُن کو تسلّی دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہی اُن کے لئے اطمینانِ قلب کا باعث بنتا ہے جو پرانے غموں کو بھی دور کر دیتا ہے اور آئندہ کے خوفوں کے دُور ہونے کی بھی اُن کو تسلّی دلاتا ہے۔ تقویٰ پر چلنے والوں کا خوف پیار اور محبت کا خوف ہوتا ہے۔ تقویٰ کا مطلب ہی یہ ہے کہ ایسا خوف یا ایسی تڑپ جو اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے بے چین رکھے۔ پس یہ بے چینی دل کو تقویت دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا بناتی ہے۔ دنیادار کی بے چینی اس کے برعکس دلوں پر حملہ کرنے والی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے والا، محسنین میں شمار ہونے والا، حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ رکھتا ہے اور اپنے اعمال پر نظر رکھتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا مورد بنتا ہے۔ پس دنیادار اور دیندار کے غم اور خوف میں یہ فرق ہے۔

پس ایک احمدی کو اپنی حالتوں میں ایسی پاک تبدیلی پیدا کرنے کی ضرورت ہے جو اُسے تقویٰ پر چلائے رکھنے والی ہو اور محسنین میں شمار کروانے والی ہو تا کہ اللہ تعالیٰ کا قرب ہمیں ہر آن حاصل رہے جو ہمیں دنیا اور آخرت کے خوفوں سے دور رکھے۔ ہمارے غم اگر کوئی ہیں تو صرف ایسے ہوں جو خدا تعالیٰ کی محبت کو دل میں بسانے کے لئے ہوں۔ اس سے اللہ تعالیٰ کے احسانات پھر مزید بڑھیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کے معیار جب ہم حاصل کرنے والے ہوں گے تو پھر اللہ تعالیٰ یقیناً ہمارے ساتھ ہوگا اور پھر اللہ تعالیٰ جب دیکھ رہا ہوگا کہ میرا بندہ محسن بن رہا ہے اور میری رضا کی خاطر میری صفات اپنا رہا ہے تو پھر مَیں کیوں نہ اُس پر احسانات کی بارش کر دوں۔ اللہ تعالیٰ تو کئی گنا بڑھا کر دینے والا ہے۔ پس جب اللہ تعالیٰ کے احسانات کی بارش ہوتی ہے تو اس دنیا کی فکریں نہ صرف دور ہو جاتی ہیں بلکہ اُس کے احسانات اور انعامات کو سنبھالنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ایک مومن کو حقیقی تقویٰ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’حقیقی تقویٰ کے ساتھ جاہلیت جمع نہیں ہو سکتی۔ حقیقی تقویٰ اپنے ساتھ ایک نور رکھتی ہے جیسا کہ اللہ

جلّ شانہٗ فرماتا ہے۔

یَاَیُّھَاالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّکُمْ فُرْقَانًا وَّیُکَفِّرْ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ ‘‘(انفال:30)

وَیَجْعَلْ لَّکُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِہٖ‘‘ (الحدید:29) یعنی اے ایمان لانے والو! اگر تم متقی ہونے پر ثابت قدم رہو اور اللہ تعالیٰ کے لئے اتقاء کی صفت میں قیام اور استحکام اختیار کرو تو خدا تعالیٰ تم میں اور تمہارے غیروں میں فرق رکھ دے گا۔ وہ فرق یہ ہے کہ تم کو ایک نور دیا جائے گا جس نور کے ساتھ تم اپنی تمام راہوں میں چلو گے۔ یعنی وہ نور تمہارے تمام افعال اور اقوال اور قویٰ اور حواس میں آجائے گا۔ تمہاری عقل میں بھی نور ہوگا۔ تمہاری ایک اٹکل کی بات میں بھی نور ہوگا۔ اور تمہاری آنکھوں میں بھی نور ہوگا۔ اور تمہارے کانوں اور تمہاری زبانوں اور تمہارے بیانوں اور تمہاری ہر ایک حرکت اور سکون میں نور ہوگا۔ اور جن راہوں میں تم چلو گے وہ راہ نورانی ہو جائیں گی۔ غرض جتنی تمہاری راہیں، تمہارے قویٰ کی راہیں، تمہارے حواس کی راہیں ہیں وہ سب نور سے بھر جائیں گی اور تم سراپا نور میں ہی چلو گے‘‘۔ (آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 178-177)

پس جب ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ کا بندہ آجاتا ہے یا آنے کی کوشش کرتا ہے تو پھر اُس کے مخالفین بھی اللہ تعالیٰ کی گرفت میں آجاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم اس معیار کو حاصل کرنے والے ہوں جہاں ہم فیض پانے والے بھی ہوں، ہم فیض پہنچانے والے بھی ہوں اور مخالفین سے ہم بچتے چلے جائیں۔ مخالفین کے ہر شر اُن پر اُلٹنے والے ہوں۔ اور جب یہ حالت ہو جائے گی تو جہاں ہم اللہ تعالیٰ کے پیار کو جذب کرنے والے ہوں گے، انسانیت کی خدمت کے لئے بے لوث ہوں گے، اسلام کا پیغام دنیا کو دینے والے ہوں گے، وہاں انشاء اللہ تعالیٰ ہم احمدیت کے مخالفین کی پکڑ بھی دیکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان دعاؤں کی اور اس مقام کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آج بھی میں ایک نمازِ جنازہ غائب پڑھاؤں گا جو مکرم ڈاکٹر محمد عامر صاحب ڈسپنسر کا ہے۔ (ڈاکٹر کہلاتے تھے، تھے یہ ڈسپنسر) ہرنائی بلوچستان کے رہنے والے تھے۔ ان کو یکم دسمبر 2011ء کو کلینک میں داخل ہوکر کچھ نامعلوم افراد نے فائرنگ کر کے شہید کر دیا تھا۔ ان کی شہادت کی اطلاع بڑی لیٹ ملی ہے کیونکہ وہاں جماعت نہیں تھی اس لئے پتہ نہیں لگ سکا اور ان کی اہلیہ بھی ہرنائی ہسپتال میں ہی کام کر رہی تھیں۔ یہ قائدآباد ضلع خوشاب میں جماعت میں شامل ہوئے تھے۔ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے اور ایک ایسی تنظیم سے ان کے خاندان کا تعلق تھا جو پاکستان میں اپنی شدت پسندی میں بڑی مشہور ہے اور وہ لوگ کبھی برداشت نہیں کر سکتے کہ اُن کا کوئی آدمی بیعت کر لے، احمدیت میں شامل ہو جائے۔ بہرحال یہ بھی ایک وجہ ہو سکتی ہے۔ یہ خاندان مظفر گڑھ کا رہنے والا تھا۔ 1994ء میں انہوں نے بیعت کی تھی۔ 98ء میں ان کی شادی ہوئی۔ دو چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ بڑے نیک فطرت اور مخلص انسان تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند فرمائے۔ اُنہیں اپنی رضا کی جنتوں میں داخل فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ ❁❁

منقولات

مسجد محمود کاہلواں کا سنگ بنیاد رکھا گیا

قادیان 12 نومبر (لقمان) صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ قادیان مبارک احمد چیمہ نے بتایا کہ جماعت احمدیہ قادیان کے افراد کی جانب سے ننگل باغبانہ اور گاؤں کاہلواں کے درمیان مسجد محمود کا سنگ بنیاد صدر انجمن احمدیہ بھارت کے چیف سیکرٹری مولانا محمد انعام غوری نے رکھا۔ اس موقع پر صدر انجمن احمدیہ کے تمام ممبران، وکلاء ناظمین، نائب ناظران درویشان قادیان صدران حلقہ جات، مجلس عاملہ قادیان مجلس عاملہ حلقہ ننگل و کاہلواں، گاؤں ننگل و کاہلواں کے پنچ و سرپنچ بھی موجود تھے۔ اس موقع پر دعا بھی کی گئی۔

(بحوالہ: ہند سماچار 13 نومبر 2011ء صفحہ 5)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالبِ دعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222
2248-1652 2243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

ہوری کھیلوں گی کہہ کر بسم اللہ

نام نبی کی رتن چڑھی بند بڑی الا اللہ	رنگ رنگیلی اُسی کھلائے جو سکھی ہووے فنا فی اللہ
ہوری کھیلوں گی کہہ کر بسم اللہ	اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ پیتم بولے سب سکھیوں نے گھونگھٹ کھولے
قالوا بلیٰ یوں کہہ کر بولے لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللہ	ہوری کھیلوں گی کہہ کر بسم اللہ
نحن اقرب کی بنسی بجائی من عرف نفسہ کی کوک بجائی	فثمہ وجہ اللہ کی دھوم مچائی وچ دربار رسول اللہ
ہوری کھیلوں گی کہہ کر بسم اللہ	ہاتھ جوڑ کر پاؤں پڑونگی عاجز ہو کر بنتی کروں گی
جھگڑا بھر کر جھولی لونگی نور محمد رسول اللہ	ہوری کھیلوں گی کہہ کر بسم اللہ
فَاذْکُرُوْنِی ہوری بتاؤں وَاشْکُرُوْلِی پیا کو رجھاؤں	ایسے پیا کے بل جاؤں کیسا پیا سبحان اللہ
ہوری کھیلوں گی کہہ کر بسم اللہ	صبغتہ اللہ کی بھر پچکاری اللہ الصمد پیا منہ پر ماری
نور نبی دا حق سے جاری، نور محمد رسول اللہ	بلا شاہ دی دھوم مچی ہے لاالہ الا اللہ

ہوری کھیلوں گی کہہ کر بسم اللہ

(اٹھارھویں صدی کے مشہور پنجابی صوفی شاعر بلے شاہ کی ایک نظم بحوالہ روزنامہ بھاسکر 8 مارچ 2012 صفحہ 2)

ضرورت ہے

صدر انجمن احمدیہ کو ایک ڈگری ہولڈر یا ڈپلومہ ہولڈر Mechanical Engineer کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اس خدمت کے لئے اپنی جماعت کے صدر یا امیر صاحب کے توسط سے اپنی درخواست 30 اپریل 2012ء تک سرٹیفکیٹ کی مصدقہ نقل کے ساتھ نظارت علیاء میں بھجوادیں۔ جزاکم اللہ۔

رہائش کی سہولت صدر انجمن احمدیہ فراہم کرے گی۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

ضروری اعلان

چند سال قبل ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا سیٹ جو دس جلدوں پر مشتمل تھا کو پانچ جلدوں کے سیٹ کی صورت میں طبع کیا گیا تھا۔ یہ بات سامنے آئی ہے کہ بعض ادارہ جات اور احباب کی طرف سے اس پانچ جلدوں والے سیٹ کا حوالہ دیتے ہوئے اسے ’جدید ایڈیشن‘ وغیرہ کا نام دیتے ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ ہدایت فرمائی ہے کہ اس سیٹ کی جلدوں کا حوالہ دیتے ہوئے ایڈیشن ۲۰۰۳ء یا مطبوعہ ۲۰۰۳ء (یا جو بھی سن طباعت ہو) لکھا جایا کرے۔ یہی ہدایت اُن تمام کتب کے ایڈیشنوں کے بارہ میں ہے جو ملفوظات کے علاوہ کسی دوسری کتاب کے سیٹ کی صورت میں یا علیحدہ کتاب کے ری پرنٹ کی صورت میں طبع ہو چکی ہیں یا آئندہ طبع ہوں گی۔

(منیر الدین شمس۔ ایڈیشنل وکیل التصنیف لندن)

دُعائے مغفرت

خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ سہارہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر محمد مظفر صاحب مرحوم آف دارالانوار کیرنگ (اڑیسہ) مورخہ 12.2.12 بروز اتوار شام چار بجے وفات پاگئیں۔

موصوفہ موصیہ تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند مرکزی مہمانان کی بڑی عزت وتکریم کرنے والی تھیں۔ غربا ومساکین کا خیال رکھنے والی تھیں۔ بلا ناغہ بعد نماز فجر قرآن مجید کی تلاوت کرتی تھیں صفائی کا بہت خیال رکھتی تھیں۔ مورخہ 13.2.12 بروز سوموار صبح 10.30 بجے تدفین عمل میں آئی۔ اپنی یادگار دو بیٹے محمد فیروز اور محمد امجد کے علاوہ بہو اور پوتا پوتی چھوڑے ہیں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین۔ (منور احمد۔ امیر جماعت احمدیہ کیرنگ)

اعلان

☆.....دفتر بدر میں اپنے حسابات ودیگر معلومات کیلئے خط وکتابت کے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور دیں۔

☆.....احباب ہفت روزہ بدر میں اشتہارات دیکر اپنے کاروبار کو بڑھائیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بدر کی اشاعت اب کئی گنا زیادہ ہوگئی ہے۔ ہندوستان کے علاوہ بیرون ممالک میں بھی اس کے خریدار بڑھ رہے ہیں۔ اشتہار دینے کے لئے درج ذیل تفصیلات پر معلومات حاصل کریں۔

فون نمبر دفتر بدر: 01872-224757 (موبائل) 09872445875

ای میل: badrqadian@rediffmail.com

جماعت احمدیہ بھارت کا ٹول فری نمبر: 1800 180 2131

بقیہ: حضور انور کا لجنہ اماء اللہ کیرالہ (بھارت) کے اجلاس سے روح پرور خطاب فرمودہ 26 نومبر 2008ء

دنیا میں بھی آپ کی نیک نامی کا باعث ہوں، اللہ تعالیٰ سے جزا پانے والے ہوں اور آخرت میں بھی آپ بھی، آپ کی اولادیں بھی اور آپ کی نسلیں بھی اللہ تعالیٰ سے جزا پانے والی ہوں۔

اسی طرح آپ نے ایک عہد کیا، لجنہ کے عہد میں بھی آپ دوہراتی ہیں کہ معروف باتوں میں کبھی نافرمانی نہیں کریں گی۔ یہی عہد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی شرائط بیعت میں آپ سے لیا۔ تو معروف باتیں کیا ہیں؟ معروف باتیں وہ نیکی کی باتیں ہیں جو آپ کو وقتاً فوقتاً خلیفۂ وقت کی طرف سے کہی جاتی ہیں، تحریک کی جاتی ہیں۔ اور حالات کو دیکھ کر مختلف قسم کی نیکیاں جو قرآن کریم میں درج ہیں ان کے بارہ میں زیادہ تحریک کی جاتی ہے۔ تو اس لحاظ سے یہ بھی آپ کا ایک عہد ہے۔ اور ایک عہد نبھانا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہارے عہدوں کے بارہ میں تم سے پوچھا جائے گا۔ اس لئے ہمیشہ یاد رکھیں کہ آپ نے معروف فیصلے پر عمل درآمد کرنے کا جو عہد کیا ہے اس کو نبھانا بھی ہے۔

پس معروف فیصلہ جیسا کہ میں نے کہا نیک باتوں پر عمل کرنا ہے۔ اور معروف یہی نیکیاں ہیں جس کو معروف کہتے ہیں اور اس پر عمل کرنا آپ کا فرض ہے۔ وقتاً فوقتاً اس کی تحریک ہوتی رہتی ہے اور مجھے بڑی خوشی ہے کہ جب بھی کسی بات کی تحریک ہوئی اور توجہ دلائی گئی، چاہے عبادتوں کی طرف توجہ دلانا ہے اور نیکی کے دوسرے کاموں کی طرف توجہ دلانا ہے جماعت احمدیہ میں دنیا میں ہر جگہ بلا امتیاز بلا تخصیص لجنہ اماء اللہ نے ہمیشہ لبیک کہا ہے۔ اگر آپ اسلام کی تاریخ پر نظر ڈالیں اور ہمیں صحابیات میں سے ایسی عورتیں نظر آتی ہیں جو عبادت کرنے میں مردوں سے بھی آگے نکل گئی تھیں۔ جماعت احمدیہ کی ابتدائی تاریخ پر نظر ڈالیں تو ہمیں ایسی خواتین بھی نظر آتی ہیں جو خدا تعالیٰ کے فضل سے عبادتوں میں اعلیٰ معیار قائم کرنے والی تھیں۔ اسی طرح دوسرے کام ہیں مثلاً اسلامی جنگوں کے ابتدائی دَور میں مسلمان صحابیات نے، خواتین نے بہت اہم کردار ادا کیا ہے۔ جنگی میدان میں نرسنگ کا کام کرتی رہیں۔ فوجیوں کی مریضوں کی دیکھ بھال کرتی رہیں۔ اسی طرح یہ بھی ہوا کہ اگر کبھی مسلمان لشکر خوفزدہ ہو کر دشمن سے پیچھے دوڑا تو مسلمان عورتوں نے ان کو غیرت دلائی اور آپ آگے کھڑی ہو گئیں اور اس کی وجہ سے پھر مسلمان لشکر نے جا کے دوبارہ جو اہم کام تھا دفاع کا وہ انجام دیا اور فتح حاصل کی۔ پس یہ باتیں تاریخ میں اس لئے محفوظ کی گئی ہیں تا کہ آئندہ آنے والی عورتیں بھی اس بات کو یاد رکھیں اور اپنے آپ کو بھی اس مقام کو حاصل کرنے والا بنائیں جو قرون اولیٰ کی عورتوں نے حاصل کیا تھا۔

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی اور بعد میں خلافت ثانیہ میں بھی، خلافت ثالثہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے عورتیں دنیا کو اپنے مقام کی پہچان کروانے والی بنتی رہیں یا جماعت احمدیہ میں ہمیشہ عورتوں کی پہچان رہی کہ وہ قربانیوں میں اور عبادتوں میں آگے بڑھنے والی ہیں۔

آپ لوگوں کا یہ بھی کام ہے کہ اب جو قربانیاں ہمارے بڑوں نے کیں اور جن عبادتوں کے معیار ہمارے بڑوں نے قائم کئے ان کو آپ نے ہمیشہ جاری رکھنا ہے۔ مثلاً میں عورتوں کی قربانی کی مثال دیتا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے زمانہ میں جب انہوں نے تحریک جدید کی مالی تحریک کی تو ایک غریب مرغیوں کے انڈے لے کر آ گئی کہ میرے پاس یہی کچھ ہے جو میں پیش کرتی ہوں۔ اور اسی طرح بعد میں بھی عورتوں نے قربانی کی انتہائی اعلیٰ مثالیں قائم کیں۔ کئی عورتوں نے اپنے زیور پیش کر دیئے۔ اسی طرح اپنی اولاد کو وقف کرنے کے لئے پیش کیا۔ آج بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جب وقفِ نَو کی تحریک ہوئی تو دنیا میں احمدی خواتین نے اپنی اولادوں کو وقفِ نَو کے لئے پیش کیا اور اب تک کرتی چلی جا رہی ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہی وقفِ نَو کی جو فوج ہے امید ہے احمدیت کے لئے ایک اہم کردار ادا کرنے والی بنے گی۔ پس قربانیاں کرتے چلے جانا اور نیکیوں پر قائم رہتے چلے جانا اور اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرتے چلے جانا ہر احمدی عورت کا فرض ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی جزا بھی دیتا ہے۔ اور اس کے پھل انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس دنیا میں بھی حاصل کریں گے اور آخرت میں بھی حاصل کریں گے۔

مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ جس طرح دنیا میں باقی جگہ عورتوں نے اپنی اولادوں کو وقف نو کے لئے پیش کیا ہے کیرالہ کے علاقہ میں بھی، اس علاقہ میں بھی بہت ساری خواتین نے اپنی اولادوں کو وقف نو کے لئے پیش کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے۔ لیکن یہ وقف میں پیش کرنے کے بعد ان کی ذمہ داری ختم نہیں ہو گئی بلکہ یہاں ان کی تربیت کا ایک نیا دور شروع ہو گیا ہے۔ انہوں نے خاص طور پر اپنے واقفین نو بچوں کی تربیت کر کے، ویسے تو ہر بچے کی تربیت کرنا عورت کا فرض ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا خدا تعالیٰ نے فرمایا اپنی اولاد کو قتل نہ کرو اور قتل نہ کرنے سے یہ مراد ہے کہ ان کی اتنی بری تربیت نہ کرو کہ وہ خراب ہو جائیں اور اپنے بدانجام کو پہنچیں۔ لیکن واقفینِ نَو کو جو آپ جماعت کو تحفہ کے طور پر پیش کر رہی ہیں ان کی خاص طور پر ایسی تربیت کریں کہ ان کو خدا تعالیٰ سے ایک خاص لگاؤ ہو اور دین کی طرف رغبت ہو اور دنیا کی طرف سے بے رغبتی ہو۔

اسی طرح مجھے اس بات کی بھی خوشی ہے جیسا کہ انہوں نے بتایا کہ انعامات ابھی تقسیم ہوئے کہ کیرالہ کی لجنہ نے پورے ہندوستان میں انعامات حاصل کئے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ لوگوں کو دین کے کام سے ایک لگاؤ ہے اور اس کی خاطر آپ اپنا وقت، مال اور ہر چیز قربان کرنے کے لئے تیار رہتی ہیں اسی لئے آپ کو یہ انعام ملا جو پورے ہندوستان میں آپ لوگوں کو اچھی پوزیشن کے لئے ملا ہے اس کو بھی جاری رکھیں اور کبھی اس کو ختم نہ ہونے دیں۔ آج کل جیسا کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ ہر جگہ خبر پہنچ جاتی ہے سنتی بھی ہیں اور دیکھتی بھی ہیں لجنہ اماء اللہ دنیا میں ہر جگہ Active ہے اور خاص طور پر مالی قربانیوں میں بھی Active ہیں اور مساجد بنانے میں خاص کردار ادا کرنے والی ہیں۔ ابھی گزشتہ دنوں میں نے برلن کی مسجد کا افتتاح کیا۔ وہ بھی خواتین نے بڑی مالی قربانی کر کے بنائی تھی تو مالی قربانیوں میں عورتیں بہت آگے بڑھتی چلی جا رہی ہیں۔

اور مجھے خوشی اس بات کی ہے کہ کیرالہ کی جماعت کی لجنہ نے بھی یہ وعدہ کیا ہے کہ یہاں کا جو کیپیٹل (Capital) ہے TrivanTrum یہاں ایک سینٹر خریدنا چاہتے ہیں تو لجنہ نے پیشکش کی ہے کہ لجنہ اس میں ایک بڑا اہم کردار ادا کرنا چاہتی ہے۔ بہت خوشی کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ لجنہ کو توفیق دے کہ وہ اس مالی قربانی میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی ہوں۔ گو کہ یہ بہت بڑا خرچ ہے لیکن ہمیشہ کی طرح کیرالہ کی جماعت اپنے پاؤں پر کھڑی رہی ہے اور یہ لوگ اپنے اخراجات برداشت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جہاں مردوں کو توفیق دے گا وہاں عورتوں کو بھی توفیق دے کہ وہ اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ بہرحال صدر لجنہ نے یہ وعدہ کیا ہے یقیناً آپ لوگوں کے جذبہ کو دیکھ کر کیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس جذبہ کو قائم رکھے اور آپ کو وعدہ پورا کرنے کی توفیق دے۔

ناصرات الاحمدیہ سے میں کہنا چاہتا ہوں جیسا کہ میں نے آپ کو بتایا آپ کے نام کا مطلب کیا ہے۔ ہمیشہ اس بات کو ذہن میں رکھیں۔ یہ علاقہ جو ہے یہ Literacy Rate میں سو فیصد ہے اور امید ہے احمدی بھی، بلکہ ظاہر ہے، اس میں سو فیصد پڑھے لکھے ہوں گے۔ جو بھی معیار ہے ان کی پڑھائی کا۔ لیکن ہمیشہ یاد رکھیں کہ صرف دنیوی پڑھائی کو حاصل کرنا آپ کا مقصد نہیں ہے۔ سو فیصد Literacy Rate کے ساتھ آپ لوگوں کو اسی شوق کے ساتھ قرآن کریم کی تعلیم اور دینی علم سیکھنے کی طرف بھی توجہ پیدا ہونی چاہئے تا کہ اپنے آپ کو بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والی بنائیں اور آئندہ اپنی نسلوں کو بھی صحیح تربیت پر چلانے والی بنا سکیں۔ اسی لئے اس طرف خاص طور پر توجہ دیں تا کہ اپنی دنیا و آخرت بھی سنوارنے والی ہوں اور اپنی آئندہ نسلوں کو بھی۔ انشاء اللہ۔

پس مختصراً یہی میں چند باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ ہمیشہ یاد رکھیں اپنی عبادتوں کے معیار قائم کرنے ہیں۔ اپنی اور اپنی اولادوں کی تربیت کرنے کی طرف خاص طور پر توجہ دینی ہے۔ دین سے ہمیشہ منسلک رکھنا ہے۔ دین کے مقابلہ پر دنیا کو ہیچ سمجھنا ہے۔ ہمیشہ دین مقدم رہنا چاہئے۔ اور ہمیشہ خلافت کی، نظام جماعت کی آواز پر لبیک کہنا چاہئے اور اس کی خاطر ہر قربانی کے لئے ہر وقت آپ کو تیار رہنا چاہئے۔ اگر یہ کریں گی اور یہ حق ادا کرنے والی ہوں گی تو آپ بہترین لجنہ کہلانے والی بنیں گی اور بہترین ناصرات کہلانے والی بنیں گی اور وہ حق ادا کرنے والی بنیں گی جس کے لئے آپ نے احمدیت کو قبول کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اب دعا کر لیں۔ ✿✿✿

(بحوالہ الفضل انٹرنیشنل 2 مارچ 2012)

ولادت اور درخواست دُعا

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے مورخہ 20.1.12 کو خاکسار کے بیٹے عطاء الہادی خالد چیمہ اور بہو فرناز خلیل صاحبہ مقیم آسٹریلیا بنت مکرم خلیل احمد صاحب آسٹریلیا کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ پوتے کا نام "قاصد جاوید چیمہ" تجویز کیا گیا ہے اس سے قبل مورخہ 10-8-2 کو اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو پوتی عطا فرمائی تھی جس کا نام "نورالدین فلود چیمہ" تجویز کیا گیا تھا ہر دو بچوں کے نام ازراہ شفقت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تجویز فرمائے ہیں۔

قارئین کرام سے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے میری پوتی اور پوتا کو نیک صالح عمر والے دین کے خادم اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے اور سارے خاندان کو دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔ آمین۔ (جاوید اقبال چیمہ۔ واقف زندگی قادیان)

وقفِ عارضی کی طرف توجہ دیں
اس سے تربیت کے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔
(ادارہ)

منجانب: ڈیکو بلڈرز حیدرآباد۔ آندھرا پردیش
محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
تیلگو اور اُردو لٹریچر فری دستیاب ہے
فون نمبر: 0924618281,04027172202
09849128919, 08019590070

وصایا:: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 6584 میں رمیز رحیم ولد پی عبد الرحیم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن میڈیکری ڈاکخانہ میڈیکری ضلع کوڈاگو صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.5.10 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 15 سینٹ زمین اور رہائشی مکان ہے جس میں والدہ خاکسار اور دو بہنیں حصہ دار ہیں۔ خاکسار کا حصہ 1/4 یعنی 28,00000 روپے ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہوار 7000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ناصر احمد پی پی العبد: رمیز رحیم گواہ: عبد السلام

مسل نمبر: 6585 میں شمیم بیگم زوجہ مکرم رمضان علی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن روپن گڑھ ڈاکخانہ روپن گڑھ ضلع اجمیر صوبہ راجستھان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ مورخہ 19-11-11 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 15525 زیور طلائی 7 گرام ۲۲ کیرٹ۔ چاندی 100 گرام۔ میرا گذارہ آمد از خورد و نوش ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد زاہد الامۃ: شمیم بیگم گواہ: رمضان علی

مسل نمبر: 6588 میں معراج بانو زوجہ مکرم عبد الرؤف صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 33 سال تاریخ بیعت 1994 ساکن روپن گڑھ ڈاکخانہ روپن گڑھ ضلع اجمیر صوبہ راجستھان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ مورخہ 19.11.11 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 5000 روپے۔ زیور نقرئی 200 گرام قیمت -/11400۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رمضان علی الامۃ: معراج بانو گواہ: ناصر احمد

مسل نمبر: 6590 میں منصور الحق ولد مکرم فضل الحق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ عمر 39 سال پیدائشی احمدی ساکن پانچ گرام ڈاکخانہ پانچ گرام ضلع مرشید آباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 23.11.11 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہوار 4913 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سجاد احمد العبد: منصور الحق گواہ: احمد رضوان

مسل نمبر 6591 میں شہزیب امتیاز ولد جیکج کے ایم امتیاز قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال تاریخ بیعت 28.10.93 ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ نڑاکاؤ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 14.11.11 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ٹی احمد سعید العبد: شہزیب امتیاز گواہ: کے ایم امتیاز

مسل نمبر: 6592 میں ممتاز ایم ولد مکرم ریاز احمد ٹی صاحب قوم احمدی مسلمان عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن کنورسٹی ڈاکخانہ کنورسٹی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 15.11.11 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ طلائی مالا ۲۰ گرام۔ چوڑیاں ۵۲ گرام۔ انگوٹھیاں ۱۲ گرام۔ بریسلیٹ ۸ گرام۔ پازیب ۲۸ گرام۔ کان کی بالیاں ۴ گرام۔ سونے کی سکھا گوئن ۸ گرام۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ٹی ایم محمد الامۃ: ممتاز ایم گواہ: بشیر احمد ای

مسل نمبر: 6593 میں عظیم عزیز ولد عبد العظیم قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن متھرا، ڈاکخانہ متھرا ضلع کولام، صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 11.11.11 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ تیس ہزار روپے بینک میں جمع ہیں۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتہ رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ٹی رحیم احمد العبد: عظیم گواہ: عبد العظیم۔

مسل نمبر: 6594 میں ایس رضا الحمید ولد ایم شاہل حمید قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن چنئی ڈاکخانہ ویروگم بکم ضلع چنئی صوبہ تامل ناڈو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 27.11.11 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت خاکسار کی کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 16,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مزمل احمد العبد: ایس ریاض حمید گواہ: کے ناصر احمد

مسل نمبر: 6599 میں شربینہ نسیم زوجہ نسیم احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیچر عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن پینگاڈی ڈاکخانہ پینگاڈی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ مورخہ 2.11.11 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر و زیورات اور باقی تمام زیورات کل وزن 164.6 گرام۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہوار 2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد اسماعیل الامۃ: شربینہ نسیم گواہ: یوامینہ حمید

مسل نمبر: 6600 میں منصورہ نصیر بنت مکرم منیر احمد حافظ آبادصاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ طالبہ علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.1.12 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ بینک بیلنس 50 ہزار روپے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: منیر احمد حافظ آبادی الامۃ: منصورہ نصیر گواہ: راشد احمد صدیقی

مسل نمبر: 4968 محمد سفیر ولد مکرم محمد بشیر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن چارکوٹ ڈاکخانہ دھری لیوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 21.01.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جایداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 4230 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سفیر احمد شمیم العبد: محمد سفیر ندیم گواہ: قاری نواب احمد

مسل نمبر: 4969 میں عبد الحمید ملکانہ ولد وحید خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم عمر 55 سال پیدائشی احمدی ساکنساندھن ڈاکخانہ ساندھن ضلع آگرہ صوبہ یوپی بقائمی ہوش ہواس بلا جبر واکراہ مورخہ 27.01.2008 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی کوئی جایداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 4544 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فرید احمد ناصر العبد: عبد المجید ملکانہ گواہ: مولوی ظہیر عالم

جلسہ ہائے سیرت النبیؐ

دھری رلیوٹ چارکوٹ: بتاریخ 5 فروری 2012 دھری رلیوٹ کی جامع مسجد میں جلسہ سیرت النبیؐ کا شایانِ شان انعقاد ہوا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ بعدازاں نعت پیش کی گئی۔ بعدہ خاکسار نے آنحضورؐ کی پاکیزہ سیرت کے موضوع پر تقریر کی۔ بعدازاں ڈاکٹر محمد اسلم صاحب صدر جماعت احمدیہ نے آنحضرتؐ کا عورتوں سے حسن سلوک کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر پر محترم بابو نثار احمد صاحب صدر جلسہ نے خطاب فرمایا دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (شوکت علی راجوری۔ پونچھ)

سینٹ تھامس ماؤنٹ: 29 جنوری مسجد الہادی سینٹ تھامس ماونٹ میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا جس میں 77 عاشقانِ رسولؐ شامل ہوئے اس جلسہ میں آنحضورؐ کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر تقاریر کی گئیں (کے وی محمد طاہر۔ مبلغ سلسلہ تھامس ماؤنٹ چنئی)

سونگڑہ: بتاریخ 5 فروری 2012 بعد نماز عشاء مکرم سید دلبستان احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ سونگڑہ کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد مسجد احمدیہ کوسبی میں کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم مولوی مدثر یٰس صاحب معلم مکرم مولوی سید فضل نعیم صاحب معلم اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد اجلاس کی کاروائی اختتام پذیر ہوئی۔

اسی طرح جماعت احمدیہ دھواں ساہی، بھدرک، بیل پور اور تاراکوٹ میں بھی جلسہ ہائے سیرت النبیؐ منعقد کئے گئے۔

سورو: بتاریخ 5.2.12 بعد نماز عشا خاکسار کی زیر صدارت مسجد احمدیہ سورو میں جلسہ سیرت النبیؐ کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مولوی شمس الحق خان صاحب معلم کیرنگ، مکرم مولوی ناصر الدین صاحب معلم سورو اور مکرم ماسٹر شیخ مشتاق احمد صاحب کیرنگ کی تقریر ہوئی۔ علاوہ ازیں دو ہندو اساتذہ نے بھی اجلاس میں اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد اجلاس کی کاروائی اختتام پذیر ہوئی۔

جلسہ یوم مصلح موعودؓ

کاڑی پاڑہ: بتاریخ 20 فروری جماعت احمدیہ کاری پاڑہ میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا۔ تلاوت اور نظم کے بعد تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا اور 19 فروری کو ایک مشترکہ وقارِ عمل منعقد کیا گیا۔ علاقہ پر اس کا بہت اچھا اثر ہوا۔ علاقہ کے اخبارات نے وقارِ عمل کی خبروں کو اپنی اشاعتوں کی زینت بنایا۔

(ظہیر الحسن۔ مبلغ سلسلہ وقف جدید)

کنور: بتاریخ 20 فروری بعد نماز مغرب احمدیہ مسجد میں جلسہ یوم مصلح موعود زیر صدارت محترم ٹی ایم محمد صاحب منعقد کیا گیا جس میں تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد پیشگوئی مصلح موعودؓ کا پس منظر بیان کیا گیا۔ اس موقعہ پر محترم کے وائی شمس الدین صاحب، مکرم ٹی ریاض صاحب وغیرہ نے تقاریر کیں۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ اس جلسہ کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔ (مظفر احمد)

شورت: بتاریخ 20 فروری بعد نماز عصر جلسہ یوم مصلح موعودؓ زیر صدارت مکرم ماسٹر عبدالغنی ڈار صاحب منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد مکرم مولوی عبداللہ شیر صاحب، خاکسار ماسٹر نذیر احمد عادل، مکرم توصیف احمد ڈار صاحب، مکرم ماسٹر ظہور احمد صاحب اور مکرم پرویز احمد ڈار صاحب نے سیرت حضرت مصلح موعودؓ کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ جلسہ نہایت کامیاب رہا۔

(ماسٹر نذیر احمد عادل۔ زعیم انصار اللہ شورت)

دھواں ساھی: بتاریخ 21.2.12 بعد نماز عشا مکرم نور الدین خان صاحب کی زیر صدارت احمدیہ مسجد میں جلسہ یوم مصلح موعود کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم نعیم الدین خان صاحب، مکرم مولوی عبدالرحیم خان صاحب مبلغ مکرم مولوی سید فضل نعیم صاحب معلم اور خاکسار کی تقریر ہوئی۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد اجلاس کی کاروائی کا اختتام ہوا۔

سونگڑہ: بتاریخ 26.2.12 بعد نماز عشاء خاکسار کی زیر صدارت سونگڑہ محی الدین پور میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مولوی مدثر یٰس صاحب معلم، مکرم مولوی مبارک حسین صاحب معلم، مکرم مولوی سید فضل نعیم صاحب معلم نے تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب و دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (شیخ ہارون رشید مبلغ بھارت)

کوٹ پلہ: بتاریخ 20 فروری جلسہ یوم مصلح موعودؓ منایا گیا جس میں مکرم تبارک خان صاحب اور خاکسار کمال الدین خان نے تقاریر کیں بعدہ بچوں کو علمی، ورزشی مقابلہ جات کے انعام دیئے گئے۔

(کمال الدین خان معلم وقف جدید کوٹ پلہ اڑیسہ)

چندہ تحریک جدید اور افراد جماعت کی ذمہ داریاں

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے 78 ویں سال نو کے آغاز کا اعلان اپنے خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ 4 نومبر 2011 میں فرمایا ہے۔

محترم وکیل المال صاحب تحریک جدید بھارت نے اپنے سرکلرز کے ذریعہ اور انسپکٹران کو بھجوا کر عہدیداران جماعت کو و سرکل انچارج صاحبان کو توجہ دلائی ہے کہ نئے سال کے وعدہ چندہ تحریک جدید پہلے سے بڑھ کر لکھائیں اور پہلے سے بڑھ کر اس کی ادائیگی بھی فرمائیں۔ چندہ تحریک جدید کے متعلق سیدنا حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ چندہ تحریک جدید میں حصہ لینا جہاد کبیر ہے اور بدری صحابہ کے ثواب کا مستحق بنا دیتا ہے۔

اب سال رواں کے چار ماہ گزر چکے ہیں ہمیں اپنے نئے وعدہ جات کی ادائیگیوں کا جائزہ لینا ہے کہ کس قدر ادا کر چکے ہیں اور کتنا بقایا ابھی ہمارے ذمہ رہتا ہے۔

خاکسار کی گزارش ہے کہ اولین فرصت میں اپنے حلقہ کے سیکرٹری سے رابطہ کریں اور مکمل ادائیگی کریں۔

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن کا ثواب بھی معمولی نہیں ہے کہ اس کو چھوڑا جائے۔ (خطاب مجلس مشاورت 12 فروری 1936) اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ اس عظیم الشان چندہ تحریک جدید کو ادا کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔ (وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان)

تربیتی جلسہ

موسی بنی مائنز: بتاریخ 17.1.12 بعد نماز عشاء زیر صدارت مکرم مولوی غلام احمد ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار مزمل نیاز نے نماز کی اہمیت کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ کا اختتام ہوا۔ اس طرح بتاریخ 18.1.12 صبح آٹھ بجے ہسپتال موسیٰ بنی میں جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک بک اسٹال لگایا گیا اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بک اسٹال کے ذریعہ جماعت احمدیہ کا پیغام سینکڑوں افراد تک پہنچایا گیا۔ بک اسٹال کی خبر مقامی چھ اخبارات میں شائع ہوئی۔

(مزمل نیاز معلم سلسلہ وقف جدید)

چنداپور: بتاریخ 25 جنوری بعد نماز عصر احمدیہ مسلم مسجد چنداپور میں ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد مکرم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ناظم ارشاد وقف جدید قادیان نے خطاب فرمایا جس میں آپ نے مسلمانوں کی موجودہ حالت کا ذکر کرتے ہوئے اس کا حل اطاعت امام بیان فرمایا۔ دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (سرکل انچارج نظام آباد)

سملیہ رانچی: بتاریخ 18.1.12 جماعت احمدیہ رانچی میں محترم زونل امیر صاحب رانچی کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا جس میں تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد معلمین کرام نے نماز اور تعلیم القرآن کی اہمیت کے موضوع پر اظہار خیال کیا۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔

(شیخ نعیم احمد رانچی)

تربیتی کلاسز چنتہ کنٹہ

بتاریخ 14 تا 16 جنوری جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ میں ایک مشترکہ تربیتی کیمپ لگایا گیا جس میں چنتہ کنٹہ کے علاوہ محبوب نگر و ڈمان جماعتوں سے کل ساٹھ بچے شامل ہوئے جن میں تیس ناصرات الاحمدیہ کی ممبرات بھی تھیں۔ بچوں کو عمر کے لحاظ سے چار گروپوں میں تقسیم کیا گیا۔ اس تربیتی کیمپ میں بچوں کو یسرنا القرآن، قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ سکھایا گیا۔ تینوں دن بچوں کے ناشتے اور دوپہر کے کھانے کا انتظام تھا۔

(شریف خان۔ مبلغ سلسلہ چنتہ کنٹہ)

تربیتی کیمپ

ساندھن: بتاریخ 22-23 جنوری ساندھن میں دوروزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ اس سلسلہ میں 22 جنوری کو ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں تربیتی امور پر دو تقاریر ہوئیں۔ 23 جنوری کو محفل سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں محترم مظفر احمد ظفر صاحب نے سوالوں کے جواب دیئے۔ (طارق محمود مبلغ سلسلہ ساندھن)

اعلانات نکاح و تقریب رخصتانہ

خاکسار کے بیٹے عزیزم کے اے محمد منصور احمد کا نکاح محترم ناظر اعلیٰ صاحب و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے عزیزہ کے سنجہ بنت کے احمد صاحب آف کالیکٹ کے ساتھ 13.11.11 کو بمقام کالیکٹ صوبائی کانفرنس کے موقعہ پر بعوض ساٹھ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔

خاکسار کے دوسرے بیٹے مولوی کے اے محمد راشد احمد کا نکاح محترم ناظر اعلیٰ صاحب و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے عزیزہ بجیلہ شکیل بنت مکرم شکیل اعظم صاحب ابن مکرم محمد موسیٰ صاحب درویش قادیان کے ساتھ مورخہ 27.12.11 کو قادیان میں ساٹھ ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ ہر دو رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے بچوں کے روشن مستقبل کیلئے قارئین بدر سے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 500 روپے۔

(کے اے نذیر احمد قادیان)

انبیاء دنیا میں آتے ہیں بندے کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنے کیلئے ان سب انبیا میں سے کامل اور مکمل تعلیم لے کر ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ آئے

پھر 1400 سال بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق آنحضرت ﷺ کے غلام صادق حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ کو مبعوث فرمایا

آپ علیہ السلام نے تبلیغ اسلام کے عظیم کام کی تجدید فرمائی۔ صحابہ کرام حضرت مسیح موعودؑ کے تبلیغ کے متفرق واقعات

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 9 مارچ 2012 بمقام بیت الفتوح لندن

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ انبیاء دنیا میں آتے ہیں بندے کو خدا تعالیٰ کے قریب کرنے کیلئے۔ بندے کو خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے والا بنانے کیلئے۔ بندے کو اللہ کی بنائی ہوئی تعلیم پر چلانے کیلئے۔ ان سب انبیا میں سے کامل اور مکمل تعلیم لے کر ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ آئے۔ آپؐ نے اپنے پر اتری ہوئی تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کا حق ادا کیا اور ایسا حق ادا کیا کہ اس کی کوئی مثال نہیں ہے۔ آپؐ نے عرب کے بدوؤں کو بھی پیغام پہنچایا۔ غلاموں کو بھی پیغام پہنچایا۔ روسائے مکہ کو بھی پیغام پہنچایا اور بڑے بڑے بادشاہوں کو بھی خدا تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ پھر اس عظیم کام کو آپ کے صحابہ نے بھی دنیا میں پھیلایا۔ پھر 1400 سال بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق آنحضرتؐ کے غلام صادق حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے اس عظیم کام کی تجدید کی۔ آپ نے دُنیا کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی راہ کس طرح تلاش کرنی ہے۔ آپ نے بتایا کہ اب صرف اور صرف مذہب اسلام اللہ تعالیٰ تک پہنچاتا ہے۔ ایک جگہ پر آپؑ فرماتے ہیں۔

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے

ایک دوسرے مقام پر نثر میں فرماتے ہیں۔

”دنیا کے مذاہب پر اگر نظر کی جائے تو معلوم ہوگا کہ بجز اسلام ہر ایک مذہب اپنے اندر کوئی نہ کوئی غلطی رکھتا ہے اور یہ اس لئے نہیں کہ درحقیقت وہ تمام مذاہب ابتدا سے جھوٹے ہیں بلکہ اس لئے کہ اسلام کے ظہور کے بعد خدا نے ان مذاہب کی تائید چھوڑ دی اور وہ ایسے باغ کی طرح ہو گئے جس کا کوئی باغبان نہیں۔ اور جس کی آبپاشی اور صفائی کے لئے کوئی انتظام نہیں۔ اِس لئے رفتہ رفتہ اُن میں خرابیاں پیدا ہو گئیں۔ تمام پھل دار درخت خشک ہو گئے۔ اور ان کی جگہ کانٹے اور خراب بوٹیاں پھیل گئیں اور روحانیت جو مذہب کی جڑھ ہوتی ہے وہ بالکل جاتی رہی اور صرف خشک الفاظ ہاتھ میں رہ گئے۔ مگر خدا نے اسلام کے ساتھ ایسا نہ کیا اور چونکہ وہ چاہتا تھا کہ یہ باغ ہمیشہ سرسبز رہے اس لئے اُس نے ہر یک صدی پر اس باغ کی نئے سرے آبپاشی کی اور اس کو خشک ہونے سے بچایا۔ اگرچہ ہر صدی کے سر پر جب کبھی کوئی بندۂ خدا اصلاح کے لئے قائم ہوا جاہل لوگ اس کا مقابلہ کرتے رہے اور اُن کو سخت ناگوار گذرا کہ کسی ایسی غلطی کی اصلاح ہو جو اُن کی رسم اور عادت میں داخل ہو چکی ہے لیکن خدا تعالیٰ نے اپنی سنّت کو نہ چھوڑا یہاں تک کہ اس آخری زمانہ میں جو ہدایت اور ضلالت کا آخری جنگ ہے خدا نے چودھویں صدی اور الف آخر کے سر پر مسلمانوں کو غفلت میں پاکر پھر اپنے عہد کو یاد کیا اور دین اسلام کی تجدید فرمائی۔“ (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۱)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پس اسلام کے خوبصورت باغ سے جڑنے کیلئے آنحضرتؐ کے اس عاشق صادق سے جڑنا ہر مسلمان کا فرض ہے کیونکہ خدا تعالیٰ سے جڑنا اب صرف اسی کے ساتھ وابستہ ہے۔ آپؑ نے اسلام کی خوبصورت تعلیم کو نہ صرف ہندوستان بلکہ دنیا کے دیگر ممالک میں بھی پھیلایا۔ آپؑ نے اپنے حلقہ بیعت میں آنے والوں کو پیغام دیا کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کو دنیا میں پھیلا دو۔ آپؑ کی بیعت میں آنے والے غریب مزدور، انپڑھ دیہاتی، کاروباری، پڑھے لکھے ہر طبقہ کے لوگ تھے۔ ہر ایک نے اپنی اپنی استطاعت کے مطابق آپؑ کے پیغام کو سمجھا آپؑ کی صحبت سے فیض اُٹھایا اور اپنے اپنے حلقہ میں پھیلانے کی کوشش کی۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے بڑی تیزی سے اسلام کے حقیقی پیغام کو نہ صرف ہندوستان میں بلکہ دنیا بھر میں پھیلایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صحابہ کرام حضرت مسیح موعودؑ کے تبلیغ کے متفرق واقعات پیش فرمائے۔ حضرت امام دین صاحبؓ کی روایت ہے کہ ایک بار مولوی فتح دین صاحب نے ہمارے نام خط لکھا کہ دھرم کوٹ میں مولوی سبحان صاحب آرہے ہیں۔ میں قادیان سے مولوی عبد اللہ صاحب کو لے کر گیا۔ مولوی سبحان صاحب بھاگووال چلے گئے ہماری جماعت بھاگو وال گئی۔ آخر وفات مسیح پر مباحثہ ہوا۔ فریق مخالف اس بات پر اڑ گیا کہ ہم تب تک مباحثہ نہیں کریں گے جب تک مرزا غلام احمد ولد مرزا غلام مرتضیٰ قرآن مجید سے نہ دکھاؤ۔ مولوی صاحب اس شرط کو مان گئے۔ جب گفتگو شروع ہوئی تو فریق ثانی نے حضرت مسیح موعودؑ کا نام دیکھنے کا مطالبہ کیا۔ مولوی عبد اللہ صاحب نے کہا کہ جب گذشتہ انبیاء کے متعلق اس قسم کی دلیل موجود نہیں تو پھر ہم سے ایسی دلیل کیوں مانگی جاتی ہے۔ سردار بشن سنگھ جو کہ ثالث تھے انہوں نے فریق مخالف کو بُرا بھلا کہا اس مباحثہ کو ختم کیا۔

حضرت مسیح موعودؑ کو جب اس بات کا علم ہوا تو آپؑ نے فرمایا مولوی صاحب نے یہ کیوں نہ کہا کہ میرا نام اللہ تعالیٰ نے اسمہ احمد بیان فرمایا ہے۔

حضرت ماسٹر نذیر حسین صاحبؓ ولد حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ بیان کرتے ہیں کہ مجھے بچپن سے تبلیغ کا شوق تھا۔ ستمبر 1903 تک میرے والد صاحب لاہور میں رہتے تھے۔ اس زمانے میں والد صاحب کے پاس ابو سعید عرب صاحبؓ آئے۔ انہوں نے میرا تبلیغ کا شوق دیکھ کر مجھے وفات مسیح اور آمد مسیح کے آسان دلائل سکھائے میں ان دلائل کو مولویوں کے سامنے پیش کرتا۔ ایک مولوی نے کہا کہ میں تب تک تمہارا جواب نہ دوں گا جب تک تم مرزا صاحب کے ساتھ گرد و غبار میں چلو اور دیکھ کر بتاؤ کہ مرزا صاحب پر گرد و غبار پڑتی ہے یا نہیں۔ ماسٹر نذیر صاحب کہتے ہیں کہ مجھے اس سے قبل حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ سیر کا موقعہ ملا تھا۔ مگر اس بات پر میں نے غور نہ کیا تھا اب جب دوبارہ قادیان گیا تو حضور کے ساتھ سیر پر جانے کا موقعہ ملا۔ اتفاق کی بات ہے کہ اس دن ہوا چل رہی تھی اور ریت اڑ کر چہرے پر گر رہی تھی۔ حضور جب سیر سے واپسی پر گول کمرہ کے قریب ٹھہرے تو احباب ساتھ کھڑے ہو گئے۔ میں نے تمام احباب کے چہرے اور حضور کے چہرہ مبارک کو دیکھا حضور کے چہرہ پر گرد و غبار نہ تھی اور باقی لوگوں کے چہرے پر گرد و غبار تھی۔ میں نے یہ بات حضرت مولوی صاحب (خلیفۃ المسیح الاوّل) سے بیان کی آپؓ نے فرمایا مسیح موعودؑ کے لئے ایسا ہونا بطور نشان کے ہے۔ اس مولوی سے جب میں نے یہ واقعہ بیان کیا تو اس نے کہا تم کو نور الدین نے سکھلا کر بھیجا ہے۔

حضرت شیر محمد صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک دفعہ خواب دیکھا کہ ایک کنواں دودھ کا ہے اور میں لوگوں کو اس میں سے بالٹیاں بھر بھر کر پلا رہا ہوں۔ میں نے یہ خواب مولوی فتح دین کو سنائی۔ انہوں نے کہا کہ تم مولوی عبد الکریم صاحب یا مولوی نور الدین صاحب کے پاس قادیان جاؤ میں قادیان آیا اور مولوی عبد الکریم صاحب سے ملاقات کی آپؓ نے تعبیر کی کہ خدا تعالیٰ مجھے بہت علم دے گا اور میرے ذریعہ سے بہت لوگ علم حاصل کریں گے۔ اور نام نہاد علما خشک رہ جائیں گے۔

اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت قاضی محمد یوسف صاحب، حضرت احمد دین صاحب، حضرت ماموں خان صاحب، حضرت میاں عبد الرشید صاحب کی تبلیغ کے متفرق واقعات بیان فرمائے۔ آپ نے منشی قاضی محبوب عالم صاحب کی روایت بیان فرماتے ہوئے بتایا کہ انہوں نے ایک آدمی کو تبلیغ کر کے قادیان بھیجا۔ مگر وہ بیعت کر کے نہ آیا۔ اس پر انہوں نے تبلیغ جاری رکھی اور اخبار بدر پڑھنے کو دیئے۔ ایک بار دوران گفتگو آنحضرتؐ کا ایک واقعہ بیان فرمایا کہ ایک بدو نے آنحضرتؐ کی صداقت قسم کے ذریعہ جانچی اور ایمان لایا اس واقعہ کو سن کر انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں کارڈ لکھا کہ کیا آپ اللہ کی قسم کھا کر گواہی دیتے ہیں کہ آپ مسیح موعود ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے جواباً لکھا۔

میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں وہی مسیح موعود ہوں جس کا وعدہ آنحضرتؐ نے اس امت کو دیا تھا۔ اس پر انہوں نے بیعت کرلی۔

خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان صحابہؓ کے درجات بلند فرمائے۔ جنہوں نے زمانہ کے امام کے پیغام کو مانا۔ اور دنیا تک پہنچایا ان کی نسلیں انہی کی محنت نیکیوں اور تقویٰ کے پھل کھا رہی ہیں پس اپنے بزرگوں کیلئے دعا کریں۔ اور اپنا تعلق جماعت کے ساتھ مضبوط کریں۔

اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم مقصود صاحب ساکن نواب شاہ پاکستان کی شہادت کا ذکر فرمایا۔

”اخبار بدر کے لئے قلمی و مالی تعاون کر کے عند اللہ ماجور ہوں“

اخبار بدر کو قلمی و مالی تعاون دیکر عند اللہ ماجور ہوں
اخبار بدر خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھنے کیلئے دیں (منیجر بدر)

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9876376441
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 61 Thursday 5 April 2012 IssueNo : 14

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 40 Pounds or 60 U.S.
$: 45 Euro
: 65 Canadian Dollar

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام کے تبلیغ کے واقعات وتجربات

ان واقعات کو سنانے کا اصل مقصد یہ ہے کہ صحابہ کرام کیلئے دعا ہو۔

نیز انکی نیکیاں ان کی جرأت ان کا دین کی خدمت کا جذبہ ان کی نسلوں میں بھی قائم ہو۔

ہندوستان میں kv Band چھوٹی ڈشوں پر ایم ٹی اے کے نشریات کی کوشش

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 16 مارچ 2012 بمقام بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ گذشتہ خطبہ میں میں نے صحابہ کرام حضرت مسیح موعودؑ کے تبلیغ کے واقعات اور تجربات بیان کئے تھے آج مزید واقعات بیان کرونگا۔ ان واقعات کو سنانے کا اصل مقصد یہ ہے کہ ایک تو دعا ہو ان صحابہ کرام کے لئے جنہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کو قبول کیا اور ہمیں زمانہ کے انعاموں میں سے حصہ لینے والا بنایا ورنہ شاید ہم میں سے بہت سے اس نعمت سے محروم رہ جاتے۔ دوسرے انکی نیکیاں ان کی جرأت ان کا دین کی خدمت کا جذبہ ان کی نسلوں میں بھی قائم ہو اور جو براہ راست ان سے خونی رشتہ نہیں رکھتے ان کے تعلق کی وجہ سے ان کے اندر بھی ایک جوش اور ولولہ پیدا کرکے ان کے تبلیغ کے جوش اور ولولہ کو آگے بڑھانے والے ہوں اور اپنی نسلوں میں جاری کرنے والے ہوں۔

حضور انور نے صحابہ کرام کے تبلیغ اور ایمانی جرات کے واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت میاں جمال الدین صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ مولوی نواب دین صاحب قوم آرائیں اپنے خیال میں لوگوں میں کہتا پھرتا تھا کہ میں مرزائیت کو درست کر رہا ہوں اور گاؤں گاؤں پھرتا تھا۔ موضع تاراگڑھ المشہور رنواں پنڈ میں اس نے آکر شور مچایا کہ یہاں کوئی مرزائی ہے تو اسے میرے سامنے پیش کرو۔ گاؤں والوں نے مشورہ کرکے مجھے بلانے کا سوچا۔ میں نے سوچا کہ لوگ تماشہ بین ہوتے ہیں انہیں حق سے کوئی غرض نہیں ہوتی اس لئے میں نے کہا کہ مباحثات سے تو حضرت صاحب نے روکا ہوا ہے اگر ان کو زیادہ خواہش ہے تو فساد کی ذمہ داری آپ کے گاؤں والے لیں تو میں آجاؤں گا۔ ورنہ مذکورہ مولوی ہمارے گاؤں میں آجائے۔ پیغام لانے والے واپس چلے گئے۔ اسی اثنا میں مذکورہ مولوی دو تین احباب کے ساتھ گاؤں آگیا اور آکر ہندو نمبردار سے ملاقات کی۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ مولیٰ کریم میں نادار ہوں محض تیرا فضل درکار ہے اس کے بعد میں اور مذکورہ مولوی آمنے سامنے بیٹھ گئے۔ میں نے مولوی سے کہا کہ کس بات کے لئے آپ سیاحت کرتے پھرتے ہیں؟ اس نے کہا کہ امت مسلمہ میں تفرقہ پیدا ہو گیا ہے اسے دور کرنے کے لئے پھرتا ہوں میں نے کہا آج تک کتنے لوگوں کی اصلاح کی ہے اور اس کا سرٹیفکیٹ کہاں ہے؟ اس پر اس نے کہا کہ مرزا صاحب نے فساد ڈالا ہوا ہے اس کی اصلاح کرتا ہوں۔ ہم نے پنجابی زبان میں گفتگو کی۔ میں نے مولوی صاحب سے ان کا مذہب پوچھا۔ مولوی مذکورہ نے حلفاً جواب دیا کہ میں آنحضرت ﷺ کو اپنا رسول اور قرآن مجید کو مانتا ہوں اور حضرت مسیح ناصریؑ کو 20 آیات قرآنیہ سے زندہ آسمان پر مانتا ہوں۔ حضرت جمال الدین صاحبؓ نے بھی اپنا مذہب بیان کیا کہ میں اسلام کا پابند ہوں اور آنحضرت ﷺ کی رسالت کو قبول کرتا ہوں اور قرآن مجید کی رو سے حضرت مسیح ناصریؑ کو وفات شدہ تسلیم کرتا ہوں۔ ہاں اگر کوئی قرآن مجید سے حضرت مسیح ناصریؑ کی حیات ثابت کردے تو اپنے عقیدہ سے توبہ کرنے کو تیار ہوں۔ مولوی کے کہنے پر میں نے اپنی یہ بات لکھ کر دی۔ میں نے مولوی سے کہا کہ آپ کے اقرار کے مطابق آپ مجھے قرآن مجید سے حیات مسیح کا ثبوت پیش کریں۔ اس پر مولوی نے دوسری باتیں شروع کردیں اور مجھ سے سوال کرنے لگا کہ قرآن کے کیا معنیٰ ہیں؟ وغیرہ وغیرہ۔ میں نے جواباً کہا کہ میں مولوی صاحب آپ کی کسی بات کا جواب نہ دوں گا پہلے آپ قرآن مجید سے حیات مسیح کا ثبوت پیش کریں۔ اس بات پر مولوی راضی نہ ہوتا تھا۔ آخر گاؤں کے نمبردار نے کہا کہ مولوی صاحب آپ آیات پیش کریں اگر جمال الدین کو کوئی فائدہ نہ ہوگا تو دیگر احباب کو فائدہ ہو جائے گا۔ مولوی کے ہاتھ میں دہلی کے چھاپہ خانہ کا قرآن مجید دیا گیا۔ اس پر مولوی نے شور مچادیا کہ یہ مرزا کا قرآن ہے میں اس میں سے جواب نہ دونگا۔ جب انہیں بتایا گیا کہ یہ دہلی کی چھپی حمائل شریف ہے تو خاموش ہو گئے کافی دیر تک ورق گردانی کرتے رہے مگر کوئی آیت نہ ملی آخر کہنے لگے میں زبانی سنا دیتا ہوں اس پر لوگ بہت حیران ہوئے کہ قرآن مجید سامنے موجود ہے مگر آیت نہیں نکال پا رہے اور زبانی سنانے کا دعویٰ؟ مولوی نے قرآن مجید کی آیات کو سمجھنے کے لئے تفسیر کی ضرورت پر زور ڈالا مگر حیات مسیح کی کوئی دلیل نہ پیش کر سکے۔

حضرت منشی محبوب عالم صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ حکیم محمد علی صاحب ساکن لاہور اکثر حضرت مسیح موعودؑ کی مخالفت کیا کرتا تھا ایک بار دوران گفتگو اس نے حضرت مسیح موعودؑ کو دیوث کے لفظ سے پکارا۔ رات میں نے خدا تعالیٰ کے حضور خاص دعا کی اور اسی رات رویا میں دیکھا کہ حضرت اقدسؑ میاں چراغ دین صاحب کے گھر تشریف لائے ہیں میں نے سلام کیا حضرت صاحبؑ نے اس کا جواب دیا وہ شخص جو دیوث کہا کرتا تھا اس کے بارہ میں حضرت مسیح موعودؑ نے خواب میں فرمایا کہ ہم اس سے نہ ملیں گے کیونکہ یہ دیوث ہے۔ اس کے کچھ عرصہ بعد اس مولوی کی لڑکی بھاگ گئی جب پولیس نے اس کو بھاگتے ہوئے پکڑلیا تو اس نے تھانے میں بیان دیا کہ میرا باپ دیوث ہے میری وقت پر شادی نہیں کراتا۔ ڈپٹی کمیشنر نے بھی اس مولوی کو دیوث کہا اس پر وہ مولوی سارے علاقہ میں دیوث مشہور ہو گیا۔

حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار بعد نماز عصر حضرت اقدس مسجد میں تشریف فرما تھے ایک نئے احمدی نے بیان کیا کہ ہمارے گاؤں میں ایک مولوی آیا اور رات اس نے وعظ کیا۔ دوران وعظ اس نے لا نبی بعدی والی حدیث پڑھ کر لوگوں کو ورغلایا اور کہا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں آخری نبی ہوں اور مرزا کا دعویٰ ہے میں آخری نبی ہوں اور پھر پنجابی میں از خود سوال کرتا "دسو اسی ہن کی کریئے" یعنی بتاؤ اب ہم کیا کریں؟ میں نے اس مولوی کو کہا کہ آنحضرت ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جو معنی آپ اس کے کریں گے ان مسجدی ھذا اٰخر المساجد وہ معنی ہم بھی اس کے کریں گے۔ مولوی بھونچکہ ہو گیا اور چلا گیا حضرت صاحب اس بات پر خوش ہوئے۔ حضور انور نے فرمایا کہ آج کل کے مولوی بھی یہی اعتراض کرتے ہیں خصوصاً پاکستان میں ہم پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے۔

میاں شرافت احمد صاحب اپنے والد صاحب مولوی جلال الدین صاحبؓ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ محترم والد صاحبؓ کو تبلیغ کا جنون تھا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کی وفات کے وقت فرمایا تھا کہ تین آدمی ہیں جن کو میں جانتا ہوں کہ یہ ہمیشہ تبلیغ میں لگے رہتے تھے مولوی جلال الدین صاحبؓ، مولوی حافظ روشن علی صاحبؓ، مولوی غلام رسول راجیکی صاحبؓ، 1934 میں میاں جلال الدین صاحب علاقہ ملکانہ میں گئے۔ اس وقت آپ کی عمر 80 سال کے قریب تھی۔ اس کا علاقہ کے لوگوں پر گہرا اثر تھا۔ آپ کی وفات میدان تبلیغ میں اس حال میں ہوئی کہ آپ کا جنازہ غیر احمدی مولویوں نے پڑھا قادیان میں آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی گئی۔ آپ موصی تھے۔ آپ کا کتبہ بہشتی مقبرہ قادیان میں لگایا گیا۔

خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعودؑ کے بعض اقتباسات پڑھے۔ حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ میں ان مولویوں کو غلطی پر جانتا ہوں جو علوم جدیدہ کے خلاف ہیں وہ اپنی غلطی کو چھپانے کے لئے اس کا انکار کرتے ہیں ان کے نزدیک عقل اور سائنس اسلام کے متضاد ہیں ان کی روح فلسفہ سے ڈرتی ہے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ دین کی خدمت کرنے اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے علوم جدیدہ کو حاصل کیا جائے۔ اسی طرح آپ فرماتے ہیں کہ یاد رکھو کہ دین کی خدمت وہی کر سکتا ہے جو آسمانی روشنی اپنے اندر رکھتا ہے۔ نیز آپ نے فرمایا کہ میری یہ باتیں اس لئے ہیں کہ تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو میرے اعضا ہو گئے ہو۔ اعضا کے لفظ پر ہمیں غور کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعودؑ کی توقع کے مطابق کام کی توفیق عطا فرمائے ہمارے قول و عمل میں کوئی تضاد نہ ہو۔ خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور نے محترم الحاج محمد عمر ابراہیم صاحب نائیجر کی نماز جنازہ پڑھائی آپ نے ستمبر 2002 میں بیعت کی تھی اور ملک میں ایک اعلیٰ مقام رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے۔ آمین

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان